www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝

شہادت
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم

میاں شبیر محمد صاحب گوندل ساکن چوٹ دھیراں ضلع گجرات

نظرِ ثانی

(مولانا) احمد الدین حنیف

مہتمم و خطیب دار الحدیث قدسیہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث

توحید گنج، منڈی بہاؤالدین

تاریخ طبع اول ، شعبان المعظم ، ۱۴۰۵ھ ، اپریل ، ۱۹۸۶ء

ہدیہ اشاعت فنڈ ... سات روپے صرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ○

شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم

میاں شیر محمد صاحب گوندل ساکن چوٹ دھیراں ضلع گجرات

نظر ثانی

مولانا احمد الدین حنیف

مہتمم وخطیب دار الحدیث قدسیہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث

توحید گنج، منڈی بہاؤالدین

تاریخ طبع اول ، شعبان المعظم ، ۱۴۰۵ھ اپریل ۱۹۸۶ء

ہدیہ اشاعت فنڈ... سات روپے صرف

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب — شہادتِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترتیب — مولانا شیر محمد شاعر چوٹی

نظرِ ثانی — مولانا احمد الدین حنیف

تاریخ اشاعت — شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ ہجری، ۴/۸۶ ۲

کتابت — محبوب احمد فاروقی خوشنویس

ناشر — محمدی اکیڈمی مسجد توحید گنج منڈی بہاؤالدین

آر۔آر پرنٹرز لاہور

ملنے کے پتے

(۱) نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

(۲) مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

(۳) اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

(۴) مکول بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ

(۵) ادارہ اسلامیات زیر جامع مسجد محمدی بہاؤالدین

21515

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَمَرَنَا بِاَخْذِ کِتَابِہٖ بِالْاِعْتِصَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدِ الْاَنَامِ الَّذِیْ فَرَضَ طَاعَتَہٗ عَلَیْنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ وَاَتْبَاعِہِ الْاَئِمَّۃِ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَالْفُقَھَاءِ الْعِظَامِ -

اما بعد

سب تعریف خاص اللہ کے لیے ہے جس نے ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کی اور حکم کیا ہم کو ساتھ پکڑنے کتاب اپنی کے ساتھ مضبوطی کے اور درود وسلام ہو اوپر خاتم النبیینؐ کے جو سردار ہیں تمام مخلوق کے، جس خدا نے فرض کی ہم پر تابعداری اس کی قیامت کے دن تک، اور درود ہو اس کی آل پر اور اس کے اصحاب نیکوکار بزرگوں پر اور تابعداروں اس کے، پیشوا محدثین وفقہاء بڑے بڑوں کے

امابعد! کتب سیر وتاریخ اسلام میں خلفائے راشدین کے حالات زندگی درج ہیں۔ خصوصاً خلفائے راشدین کے غزوات وکارنامے بڑی سنجیدگی سے بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ کی شہادت مستقل طور پر آج تک کسی مصنف نے تصنیف نہیں فرمائی اب میرے دل میں شوق درشوق پیدا ہوا، اگر ہو سکے تو حضرت عثمانؓ کی شہادت عالم تاک ذکر لکھ کر اجر دارین حاصل کروں سہ ہزاراں آرزو پرواز ہوں کہ

سہ گر قبول افتد زہے عز وشرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سبا یہودی

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرب کے یہود کو جو اسلام کے کھلے دشمن تھے اور کافی مالی وجسمانی طاقت رکھتے تھے، اپنے ملک یعنی جزیرۂ عرب سے نکال دینے کی اہم خدمات اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور مرکزِ اسلام کو اغیار کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لیے انجام دی تھی اور ان خدمات میں شاندار کامیابی حاصل کی تھی۔ یہود مسلمانوں کی اس کامیابی سے ناخوش تھے اور اپنی ناکامی کا انتقام لینا چاہتے تھے۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں تو یہود کو اس کا موقع ہی نہ ملا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نرمی، رواداری اور بردباری سے ان کے عہدِ خلافت میں ایک یہودی نے کافی فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو باہم ٹکرا کر اسلام کی طاقت کو فنا کر دینے کی تحریک شروع کی، جس میں وہ ایک حد تک کامیاب ہو گیا۔

یہ مجسّم شیطان شخص یمن کا ایک شریر یہودی عبداللہ بن سبا تھا جو حضرت عثمان کے عہدِ خلافت مسلمان ہوا اور فوراً ہی اپنی تحریک کو شروع کر دیا۔

سبائی تحریک کے نتائج

عبداللہ بن سبا بصرہ، کوفہ، حجاز اور شام میں اپنی تحریک کے خطرناک بیج بوتا ہوا مصر میں پہنچا اور مصر کو اپنا مرکز بنا لیا، اوّل تو وہ معمولی باتوں سے مسلمانوں کو ہموار کرتا رہا اور پھر جب غرض مندوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی تو اس نے مسلمانوں کی متحدہ طاقت کو پاش پاش کر دینے کے لیے یہ تحریک شروع کی کہ حضرت علیؓ رسولؐ کے وصی اور حقیقی خلیفہ ہیں، حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے خلافت پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ غاصب خلیفہ سے خلافت کو چھین لیں اور حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا دیں، یہ تحریک اگرچہ کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی اور اہل الرائے اشخاص کے حلقہ میں اس کو کوئی وقعت حاصل نہ تھی، لیکن انقلاب پسند طامع اور خود غرض اس میں شریک ہو گئے تھے۔

عبداللہ بن سبا یہودی کی اس تحریک نے کیا نتائج پیدا کیے اور اسلامی مقبوضات میں اس نے کیا گل کھلائے؟ اس کی مختصر کیفیت یہ ہے:

(شام) ملکِ شام میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دانشمندی، حکمت عملی اور محتاط حکم رانی نے اس تحریک کو سرسبز نہ ہونے دیا اور ۲۹ ہجری تک شام میں خلافت کے خلاف نفرت کا کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ۳۰ ہجری میں حضرت ابوذرؓ کو شام اور مدینہ سے نکالا گیا تو شام کے غربا میں حکومت کے خلاف یہ ہی پیدا ہو گئی، اور فقراء شام، اُمراء کی مؤید حکومت سے نفرت کرنے لگے۔ شامی رعایا میں حکومت کے خلاف اگرچہ جذبۂ نفرت پیدا ہو گیا تھا لیکن امیر معاویہؓ نے اس کو بڑھنے نہ دیا اور بجز معدودے چند لوگوں کے کوئی عبداللہ بن سبا کی انتقامی تحریک میں شریک نہ ہوا۔

(کوفہ) کوفے کے لوگ خصوصاً عوام کا طبقہ عام طور پر شورش پسند تھا اور حکومت کے مقرر کیے ہوئے حکام و امراء پر لعن و طعن کیا کرتا تھا اور اسی وجہ سے کوفہ کے حکام میں جلد از جلد تغیر و تبدل ہوتا رہتا تھا اُمراء کی اس جلد جلد تبدیلی نے باشندگانِ کوفہ میں سازشوں کے مواد کو اور بڑھا دیا اور وہ جا بے جا خلیفہ اور خلیفہ کے اُمراء پر ہر وقت اعتراض و طعن کرنے لگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد اللہ بن سبا کے مؤیدین نے کوفہ کی اس حالت سے فائدہ اٹھایا اور خط وکتابت کر کے فتنہ کی جڑوں کو مضبوط کر دیا۔ کوفہ کے لوگ اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے مؤید نہ تھے، لیکن انقلاب پیدا کرنے اور اپنی غرض کو حاصل کرنے کے لیے اس تحریک میں شامل ہو گئے تھے اور اسلامی مقبوضات میں حضرت عثمانؓ اور ان کے امراء عمال کے خلاف شورش پھیلا رہے تھے۔

(بصرہ) کوفہ کی طرح اگرچہ بصرہ میں عام طبقہ کے اندر خلافت کے خلاف کوئی ہمرہی نہ تھی، لیکن حجازی قبائل کی چشمک وہاں بھی پائی جاتی تھی اس سلسلہ میں سبائی تحریک نے یہاں بھی گل کھلائے اور کوفیوں کی طرح یہاں کے لوگ بھی حضرت عثمانؓ کے حکام وعمال کے خلاف شورش میں شریک ہو گئے۔

(مصر) سبائی تحریک کا مرکز مصر ہی تھا، مصر میں حضرت علیؓ کی خلافت مؤیدین کی جماعت کا مقدار رکھتی تھی اور پوری قوت سے اپنی تحریک کو آگے بڑھا رہی تھی، شام، کوفہ، مصر، اور مدینہ وغیرہ اہم مرکزی مقامات ہیں یہ لوگ تحریری اور تقریری طریقوں پر اپنا کام کر رہے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ اور ان کے حکام وعمال پہ الزامات لگا کر ان کے خلاف عام برہمی پیدا کر رہے تھے۔

مختصر یہ کہ عبد اللہ بن سبا اور اس کے متبعین کی تحریک اور خلافت عثمانی کے بدخواہوں کی سازش سے چند روز میں ملک کے اندر خاصی شورش پیدا ہو گئی اور عام طور پہ حضرت عثمان رض اور ان کے امراء وعمال پر لعن وطعن ہونے لگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) دربارِ خلافت سے تحقیقاتی وفد کا تقرّر

مصر و شام، کوفہ اور بصرہ وغیرہ کے جب اہل مدینہ کے نام بہت سے خطوط مفسدوں اور سازشیوں کے اس مضمون کے پہنچے کہ حضرت عثمان کے مقرر کیے ہوئے امراء اور عمال رعایا پر ظلم و ستم کر رہے ہیں اور رعایا ان کے مظالم سے تنگ آگئی ہے تو صحابہؓ نے حضرت عثمانؓ سے اس کی کیفیت دریافت کی حضرت عثمانؓ نے فرمایا میرے پاس تو کسی جگہ سے شکایت موصول نہیں ہوئی، ہر جگہ سے یہی اطلاع ملتی ہے کہ ملک میں امن و امان ہے اور رعایا سکون و طمانیت کے ساتھ کاروبار میں مشغول ہے۔ صحابہؓ نے یہ سن کر کہا کہ بہتر یہ ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت کو ان مقامات کی تحقیقات کے لیے روانہ کیا جائے تاکہ وہ ان صوبوں کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھے اور لوگوں سے مل کر حالات کی تحقیقات کرے۔ حضرت عثمان رضؓ نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ اور صحابہؓ کے مشورہ و انتخاب سے محمد بن مسلمہؓ کو کوفہ، حضرت اسامہؓ بن زید کو بصرہ، اور عمار بن یاسرؓ کو مصر روانہ کیا گیا۔

مذکورہ بالا حضرات نے اپنے متعلقہ مقام پر پہنچ کر اپنی آنکھوں سے انتظامی حالت کو دیکھا اور آبادی میں چل پھر کر حالات کی تحقیق کی اور پھر ان میں سے تین حضرات نے واپس آکر مہاجرین و انصار کی جماعت کے سامنے یہ بیان کیا کہ ہم نے کوئی نئی بات نہیں دیکھی، ملک کا انتظام درست ہے اور تمام امور طمانیت کے ساتھ انجام پا رہے ہیں اور چوتھے صاحب یعنی عمار بن یاسرؓ جن کو مصر بھیجا گیا تھا واپس نہ آئے، چند روز بعد مصر کے حاکم عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے عمار بن یاسرؓ کے متعلق دربار خلافت کو اطلاع دی کہ وہ مصر میں پہنچ کر سبائی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) صُوبوں کے حکام کی طلبی!

حضرات صحابہؓ کی تحریک سے جو لوگ تحقیقات کے لیے صوبوں میں گئے تھے ان کے تحقیقاتی نتائج نے صوبوں کی بے چینی کو رفع نہیں کیا اور چند روز بعد پھر باشندگان مدینہ کے پاس مفسدوں اور سبائی جماعت کے لوگوں سے خطوط آنے لگے جن میں مُلک کے اندر عام اضطراب کی خبروں کو بیان کیا گیا تھا اور ساتھ ہی سبائی جماعت آہستہ آہستہ ایک بڑی طاقت کی مالک بن گئی تھی، اپنی پوری قوت سے اپنی تحریک کو فروغ بخشا، اور صوبوں کے فتنہ پردازوں اور انقلاب پسندوں کو شہ دے کر فتنہ وفساد اور انقلاب پر آمادہ کر لیا۔ حضرت عثمان رضؓ نے جب یہ دیکھا کہ بے چینی رفع نہیں ہوتی اور صوبوں کے اندر برابر اضطراب بڑھ رہا ہے تو آپؓ نے صحابہؓ کے مشورہ اور عام رائے سے صوبوں کے حکام اور رعایا کے نام پر یہ گشتی فرمان جاری کیا کہ تمام حکام موسمِ حج میں آکر جمع ہوں اور رعایا کے وہ افراد بھی جن کو خلافت کے حکام وعمال سے شکایات ہوں، حکام حاضر ہو کر ان تدابیر کو بیان کریں جن سے بے چینی کو رفع کیا جا سکے اور رعایا اپنی ان شکایات کو پیش کرے جو اس کو حکام وعمال سے پیدا ہوئی ہیں۔

مختصر یہ کہ اس فرمان کے بموجب عبداللہؓ بن عامر بصرہ سے، عبداللہؓ بن سعد مصر سے، معاویہؓ بن ابی سفیان شام سے اور سعید بن العاص کوفہ سے موسم حج میں حاضر ہوئے، حضرت عثمان رضؓ نے اس جماعت میں حضرت عمرو بن العاصؓ فاتح مصر کو بھی مشورہ کے لیے شریک کر لیا اور ان سے پوچھا تم سے خدا سمجھے تمہارے ماتحت صوبوں میں یہ کیسی شورش پھیلی ہوئی ہے اور میرے پاس یہ کیسی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ خدا کی قسم مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شکایات درست نہ ہوں، صوبوں کے حکام نے اس کے جواب میں عرض کیا یہ افواہیں ہم نے بھی سُنی ہیں مگر ہم کوئی ایسی بے چینی اپنے علاقوں کے اندر نہیں پاتے جس کی بنا پر کوئی گرفت کی جا سکے۔ پھر خود آپؓ نے بھی صحابہ کو بھیج کر اس کی تحقیقات کرالی اور تحقیقات کے نتائج نے آپ کو مطمئن بھی کر دیا ہے۔ ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ شکایات کرنے والے اپنی شکایات کو ثابت نہیں کر سکتے۔ یہ تمام باتیں افواہوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں اور افواہوں پر کسی قسم کی گرفت نہیں کی جا سکتی، اس کے بعد حضرت عثمان رضؓ نے صوبوں کے حکام سے انسداد فتنہ ورفع اضطراب کی تدابیر پر مشورہ کیا۔ عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ نے کہا میری رائے میں مناسب یہ ہے کہ بیکار لوگوں کو جہاد میں مشغول کر دیا جائے تاکہ وہ بیکاری کی حالت میں اضطراب و بے چینی پیدا نہ کر سکیں اور شورش کا خاتمہ ہو جائے۔ عبداللہ بن ابی سرح حاکم مصر نے کہا میری رائے یہ ہے کہ مفسدین اور سازشیوں کی مالی امداد سے اس فتنہ کو رفع کیا جائے۔ "دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ" کے مقولہ پر عمل کیا جائے ــــ امیر معاویہؓ حاکم شام نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ اس قسم کی شورش کا قطعی انسداد دو صوبوں کے حاکم ہی کر سکتے ہیں۔ صوبوں کے حکام کو اختیار دے دیا جائے اور جو کارروائی اس کے مناسب ہو اس کی اجازت دے دی جائے۔ اپنے صوبہ میں اس کام کو حسن وخوبی کے ساتھ میں انجام دے سکتا ہوں، حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا میں دیکھ رہا ہوں آپ نرمی سے کام لیتے ہیں اور بردباری کو آپ نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔ آپؓ وہی طریقہ اختیار کیجیے جو حضرت عمرؓ کا تھا سختی کی جگہ سختی سے کام لیجیے اور نرمی کی جگہ نرمی سے، سعید بن العاصؓ نے کہا کہ اگر مفسدوں اور سازشیوں کے سرداروں کا خاتمہ کر دیا جائے تو پھر یہ متفرق ہو جائیں گے اور کوئی سازش نہ کر سکیں گے۔ حضرت عثمان رضؓ نے ان تمام مشوروں کو سُن کر فرمایا تم نے جو مشورے دیئے ہیں ان کو میں نے سُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ ہر کام موقع محل سے کیا جاتا ہے مجھ کو اندیشہ یہ ہے کہ موجودہ شورش کہیں وہی فتنہ نہ ہو جس کی خبر دی گئی ہے۔ اگر یہ وہی فتنہ ہے تو ہم اس کے دروازہ کو خواہ کتنی مضبوطی سے بند کریں گے ضرور اس کو کھول لیا جائے گا اس سیلے میں حدود الٰہی کے سوا کسی معاملہ میں سختی سے کام نہ لوں گا اگر واقعی فتنہ کا دروازہ کھل گیا ہے تو میرے جائز طریق عمل پر کسی کو مواخذہ کا حق حاصل نہیں، خدا بہتر جانتا ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کی ہے اگر فتنہ کی چکی گھوم رہی ہے تو حضرت عثمانؓ کے لیے بشارت ہے کہ وہ خاموشی سے اس میں اپنی جان کو قربان کر دے۔ تم لوگ رعایا میں سکون و طمانیت پیدا کرو اور ان کے حقوق ادا کرتے رہو، اور جب تک اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کیے جاتے رہیں کسی کو ذلیل و خوار نہ کرو۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضؓ نے امراء کو رخصت کر دیا اور کسی قسم کی کارروائی کا حکم نہ دیا اور حضرت امیر معاویہؓ کو ساتھ لے کر جو راستہ مدینہ کو جاتا تھا، مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مدینہ میں امیر معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کی تقریریں

مدینہ پہنچ کر حضرت امیر معاویہؓ نے صحابہؓ کو جمع کیا اور ان کے درمیان کھڑے ہو کر یہ تقریر کی:

حضرات! تم لوگ حضورؐ کے صحابہؓ مخلوق کے بہترین افراد اور امر خلافت کے ولی ہو، تمہارے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ قوم کی راہنمائی و سرداری کے فرائض سرانجام دے۔ تم نے اپنے دوست عثمان رضؓ کو خود اپنی خوشی سے خلیفہ بنایا ہے، نہ تم کو نہ مجبور کیا گیا تھا اور نہ کوئی طمع ان کی خلافت سے وابستہ تھی، حضرت عثمان رضؓ عمر کے آخری مرحلے میں پہنچ چکے ہیں، تم ان کے بڑھاپے یا موت کا انتظار کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو زیادہ دُور نہیں ہے۔ میں نے یہ چند باتیں سنی ہیں جو تمہارے لیے میرے خیال میں خطرے سے خالی نہیں ہیں، تم نے اگر کسی بات کا ارادہ کر رکھا ہے تو سن لو کہ پھر میں بھی موجود ہوں، تم امرِ خلافت کی طمع لوگوں کو نہ دلاؤ! خدا کی قسم جو لوگ خلافت کی طمع کریں گے تم وقت پر ان کو پشت پھیر کر بھاگتا دیکھو گے۔ امیر معاویہؓ کے آخری الفاظ نے حضرت علیؓ کو برہم کر دیا اور انہوں نے سختی کے ساتھ امیر معاویہؓ کو جھڑک دیا حضرت عثمانؓ نے یہ حالت دیکھ کر حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا لوگو! میرے بھائی معاویہؓ نے جو کچھ کہا ہے یہ درست ہے میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پیشتر خلفاء یعنی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے خود اپنی ذات پر بھی زیادتی کی اور اپنے کنبہ قبیلہ کے لوگوں پر بھی، اور یہ محض احتساب کے خوف سے، یعنی انہوں نے حسابِ آخرت کے اندیشہ سے اپنی خلافت میں نہ تو اپنے آپ کو امرِ خلافت سے کوئی فائدہ پہنچایا اور نہ اپنے کنبہ قبیلہ کے لوگوں کو، حالانکہ خود حضورؐ کی یہ حالت تھی کہ آپ اپنے قرابت داروں کے ساتھ احسان و سلوک فرمایا کرتے تھے، میں ایک غریب قوم کا فرد ہوں جس کے لوگ معاش کی تنگی سے پریشان رہتے ہیں۔ میں نے ان کی اعانت و امداد کے لیے اپنے ہاتھ کو کسی قدر دراز کیا اور اپنے قومی فرض کو ادا کیا۔ اگر تم میرے اس فعل کو غلطی پر محمول کرتے ہو تو تم مجھ سے اس رقم کو واپس لے لو جو میں نے اپنے اعزہ کو دی ہے۔ میں تمہاری مرضی اور خواہش کے خلاف کوئی کام نہ کروں گا۔ حاضرین نے حضرت عثمانؓ کی اس تقریر کے جواب میں کہا آپ نے جو کچھ کیا صحیح و درست ہے۔ خالد بن اسید کو پچاس ہزار اور مروان بن حکم کو اسی ہزار دیتے ہیں یہ رقم ان دونوں سے واپس لے لیجیے! حضرت عثمانؓ نے اس کو منظور کر لیا اور تمام لوگ راضی ہو کر چلے گئے۔ اس کے بعد امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ سے خواہش

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہ آپ میرے ساتھ شام چلیئے ایسا نہ ہو کہ اس فتنہ کا انجام آپ کے حق میں بُرا نکلے لیکن حضرت عثمانؓ نے اس کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ میں حضورؐ کے جوار کو کسی حالت میں ترک نہیں کر سکتا یہ سُنکر امیر معاویہ رضؓ ملکِ شام کو چلے گئے۔

باغیانِ خلافت کی مدینہ میں آمد

مصر، کوفہ، اور بصرہ وغیرہ کے باغیانِ خلافت کا ارادہ تھا کہ جب صوبوں کے حکام دربارِ خلافت کی طلبی کے مطابق حج کو چلے تو سب جمع ہو کر مدینہ منورہ کی طرف چلیں اور یہ ظاہر کریں کہ خلافت میں چند ضروری امور پیش کرتے ہیں ان سے فراغت کر کے حج کو جائیں گے۔ لیکن باغیانِ خلافت اپنے اس ارادہ کو عمل میں نہ لا سکے اور حج کا موسم ختم ہو گیا۔ اس کے بعد باغیوں نے پوری قوت سے اپنی تحریک کو شروع کیا۔ مختلف مقامات پر خطوط بھیج کر یہ طے کیا کہ تم لوگ اپنے اپنے مقامات سے مدینہ کی طرف روانہ ہوں اور معین وقت پر مدینہ میں پہنچ جائیں اور لوگوں پر ظاہر کریں کہ امیرالمومنینؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ حکام کی شکایات پیش کریں گے۔ چنانچہ مدینہ کے قریب پہنچ کر شہر کے باہر ٹھہر گئے۔ حضرت عثمان رضؓ کو ان کی آمد کی خبر ملی تو انھوں نے چند آدمیوں کو دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ ان کی آنے سے کیا غرض ہے؟ انھوں نے واپس آکر بیان کیا کہ یہ لوگ اس غرض سے آئے ہیں کہ آپ کی غلطیاں ظاہر کر کے آپ سے یہ مطالبہ کریں کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔

حضرت عثمان رضؓ نے یہ معلوم کر کے مہاجرین وانصار کو جمع کیا اور ان سے ان شکایات کو دریافت کیا جو ان کی خلافت سے ان کو اور اسلامی مقبوضات کے دوسرے لوگوں کو تھیں اور پھر ان شکایات کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین و انصار کو حضرت عثمان رض کے جوابات سُن کر اطمینان ہو گیا اور ان باغیوں کی نسبت جو مدینہ کے باہر پڑے ہوئے تھے، حضرت عثمان رض کو یہ مشورہ دیا کہ ان سب کو گرفتار کر کے قتل کرا دیا جائے تاکہ فتنہ و فساد کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے۔ حضرت عثمان رض نے اس مشورہ کو پسند نہ فرمایا اور کہا جب تک کسی کا صریح کفر ظاہر نہ ہو یا شرع کی حد کے بموجب قتل واجب نہ ہو اس وقت تک میں کسی کو قتل نہیں کرا سکتا۔

باغیانِ خلافت نے جب حضرت عثمان رض کے جذبات کو سُنا اور مدینے کے اعیان کو حضرت عثمان رض سے خوش پایا تو انھوں نے کوئی معاندانہ کارروائی مفید نہ سمجھی اور واپس چلے گئے۔

عبداللہ بن سبا اور اس کی جماعت کے خاص خاص اشخاص کو جب اس کا علم ہوا کہ کوفہ، بصرہ اور مصر کے لوگ واپس چلے آئے ہیں اور حضرت عثمان رض کے خلاف انھوں نے کوئی کارروائی نہیں کی تو وہ برہم ہو گئے اور اپنی ناکامی پر سر دھننے لگے اور پھر اپنی پوری قوت سے انھوں نے حضرت عثمان رض اور ان کے حکام و عمال کے خلاف سازش شروع کر دی۔

سبائی جماعت کا مقصد چونکہ اصلاح نہ تھا بلکہ شورش پھیلانا تھا اس لیے حضرت عثمان رض کے خلاف انھوں نے ہر اس طریقہ کو اختیار کیا جو ان کے خیال میں مؤثر ہو سکتا تھا اور بہت جلد انھوں نے پھر ایک طاقتور جماعت کو تیار کیا۔ خط و کتابت سے تمام مقامات کے باغیوں نے یہ طے کیا کہ عمرہ کے ارادہ سے ہر جگہ کے لوگ مختلف ٹولیوں کی شکل میں پھر روانہ ہوں، مدینہ کے قریب پہنچ کر سب جمع ہو جائیں۔ چنانچہ مصر سے وقت معین پر غافقی بن حرب ہزار آدمیوں کو لے کر روانہ ہوا۔ عبداللہ بن سبا بھی اس جماعت میں شامل تھا۔ کوفہ سے عمرو بن اصم اسی قدر آدمی لے کر روانہ ہوا اور بصرہ سے حرقوص بن زہیر اتنے ہی آدمی لے کر مدینہ کی طرف بڑھا۔ مدینہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین روز کی مسافت پر مقام ذوالمروہ میں باغیانِ خلافت کے یہ گروہ آکر ٹھہرے اس بات پر تو یہ تمام لوگ متفق تھے کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا جائے لیکن اس بارہ میں مختلف الخیال تھے کہ حضرت عثمان رضؓ کے بعد کس کو خلیفہ بنایا جائے؛

بصریوں کا خیال تھا کہ زبیر بن عوام کو خلیفہ مقرر کیا جائے۔

کوفیوں کی رائے تھی کہ طلحہ بن عبیداللہ کو خلیفہ بنایا جائے۔

مصریوں نے کہا کہ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ قرار دیا جائے۔

مقام ذی المروہ سے مصریوں، کوفیوں، بصریوں کا ایک نمائندہ وفد مرتب ہوا اور اس شخص کے پاس پہنچا جس کو وہ خلیفہ بنانا چاہتا تھا۔ یعنی مصری وفد حضرت علیؓ سے جا کر ملا اور اپنی خواہش کو ظاہر کیا۔ حضرت علی رضؓ نے وفد کے آدمیوں کو جھڑک دیا اور فرمایا تمام لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ تم لوگ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ملعون ہو یعنی حضورؐ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو فتنہ و فساد کی نیت سے اس مقام پر آکر ٹھہریں جہاں پر تم قیام پذیر ہو، اور اس کے بعد حضرت علی رضؓ نے وفد کے لوگوں کو اپنے گھر سے نکلوا دیا اور اسی طرح حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے بھی کوفیوں، بصریوں کے نمائندہ وفود کے ساتھ کیا اپنے گھروں سے نکلوا دیا، کوفیوں، بصریوں، مصریوں کے نمائندہ وفود نے جب یہ دیکھا کہ حضرت علی رضؓ طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ حضرت عثمانؓ کے خلاف نہیں ہیں اور حضرت عثمان رضؓ نے ان کی خواہش پر صوبوں کے حکام اور عمال کی علیحدگی کو منظور کر لیا ہے اور ساتھ ہیں، انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ مدینہ کی حالت قابل اطمینان ہے تو وہ مدینہ کے لوگوں پر اپنی واپسی کا ارادہ ظاہر کر کے مدینہ سے باہر نکل آئے رات کو تمام مقامات کے لوگوں نے باہم مشورہ کیا اور پھر صبح کو سب کے سب واپس روانہ ہو گئے اور مدینہ کے لوگوں کو ان کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہو گیا۔ لیکن دو تین دن ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک صبح کو مدینہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے تکبیروں کی آوازوں کو سُنا جو شہر کے اندر ہر طرف گونج رہی تھیں واقعہ یہ ہوا کہ باغیانِ خلافت نے پھر واپس آکر مدینہ کے قریب رات کو قیام کیا اور صبح سویرے ہی اُٹھ کر شہر میں اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے پہنچے اور حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور شہر میں اعلان کرا دیا کہ جو شخص مخالفانہ جدوجہد سے باز رہے گا اس کو امان دی جائے گی۔

ایّامِ محاصرہ کے حالات

بلوائیوں کے اس اعلان کو سُن کر مدینہ کے باشندے گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے اور اس امر پر ان کو غیر معمولی تعجب ہوا کہ جب باغی مطمئن ہو کر مدینہ سے چلے گئے تو پھر ان کی دوبارہ واپسی کیوں ہوئی چنانچہ باشندگانِ مدینہ سے خود یا حضرت عثمان رضؓ کی طرف سے محمد بن مسلمہ رضؓ باغیوں کے پاس پہنچ گئے اور ان سے پوچھا واپس چلے جانے کے بعد تم لوگ اب کیوں آئے ہو باغیوں نے کہا راستہ میں ہم کو حضرت عثمانؓ کے خادم سے ایک خط ملا ہے جو مصر کے حاکم کے نام بھیجا گیا ہے جس میں حضرت عثمان رضؓ نے حاکمِ مصر کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ ہم کو قتل کرا دے۔ اس کے بعد محمد بن مسلمہ نے بصریوں سے پوچھا تم کیوں واپس آئے ہو انھوں نے کہا اپنے مصری بھائیوں کی اعانت کے لیے کوفیوں سے بھی یہی سوال ہوا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا۔ محمد بن مسلمہ رضؓ نے مصریوں اور کوفیوں سے پوچھا تم تینوں جماعتوں کے راستے جدا جدا ہیں اور تم میں سے ہر ایک کئی منزل کا فاصلہ طے کر چکا تھا پھر تم کو وہ واقعہ کیونکر معلوم ہوا جو مصریوں کے ساتھ وقوع میں آیا تھا اور تم سب کے سب ایک وقت پر کیونکر مدینہ میں پہنچ گئے، تمہاری اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم نے متحدہ کارروائی کی ہے اور مشورہ کے بعد تمہاری واپسی ہوئی ہے باغیوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا تم جو چاہو سمجھ لو، ہم کو اس شخص یعنی حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کی ضرورت نہیں ہے، ان کو خلافت سے علیحدہ کر دیا جائے، محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے مصریوں سے اس خط کو لے لیا جس کا ذکر انہوں نے کیا تھا، اور حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کیا یہ خط حضرت عثمان رضؓ کا لکھا ہوا ہے، حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا خدا کی قسم نہ تو یہ خط میں نے لکھا ہے نہ میں نے اس کے لکھنے کا حکم دیا ہے اور نہ مجھ کو اس کا علم ہے۔ حضرت علی رضؓ اور اکابر صحابہؓ جو وہاں موجود تھے فرمایا عثمان سچ کہتے ہیں۔ مصریوں نے جو اس گفتگو میں شریک ہو گئے تھے، پوچھا اگر آپ نے یہ خط نہیں لکھا ہے تو پھر کس نے اس کو لکھا ہے، حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا مجھ کو اس کا علم نہیں۔ مصریوں نے کہا کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو آپ کے نام سے اس قسم کی جرأت کر سکتا ہے۔ آپ کے غلام کو باہر بھیج سکتا ہے صدقہ کے اونٹوں سے کام لے سکتا ہے، خط پر آپ کی مہر لگا سکتا ہے اور اس صورت میں آپ کو ان باتوں کی ذرہ بھی خبر نہ ہو، حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔ مصریوں نے کہا آپ یا تو سچے ہیں یا جھوٹے، اگر جھوٹے ہیں تو بھی آپ معزول کیے جانے کے مستحق ہیں اس لیے کہ آپ نے ہمارے قتل کا حکم دیا ہے اور سچے ہیں تب بھی عزل کے لائق۔ اس لیے کہ ایسے کمزور خلیفہ کی ہم کو ضرورت نہیں ہے جس کے نام سے جو شخص چاہے من مانی کاروائی کرے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جو قمیص اللہ نے مجھ کو پہنائی ہے میں اس کو ہرگز ہرگز نہیں اتاروں گا۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مجھے ابھی تک یاد ہے:

"یَا عُثْمَانُ اِنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰی خَلْعِہٖ وَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ۔ (ترمذی) حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں ایک روز حضورؐ نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا عثمان رضؓ! شاید خدا تجھے ایک قمیص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنائے، اگر تجھ سے لوگ یہ مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال تو تم ہرگز نہ اس کو نہ اتارنا"

واقعہ یہ ہے کہ مصریوں نے جو خط اکابر صحابہؓ کی خدمت میں پیش کیا تھا اس کی نسبت کوئی ایک شخص یہ نہ بتاسکا کہ وہ کس کا لکھا ہوا ہے، اور اس کے جعلی مصنوعی ہونے کا ثبوت اس امر واقعہ سے ملتا ہے کہ کوفی دلبصری مدینہ سے دور چلے جانے کے باوجود مختلف راستوں سے پھر ایک معین وقت پر مدینہ واپس آگئے تھے اور متعدد کاروائی شروع کرنے پر متفق نظر آتے تھے۔

ہمارا ذاتی خیال یہ ہے جس کی تائید واقعات سے ہوتی ہے کہ واپسی کی رات کو باغیانِ خلافت نے جو مشورہ شہر سے باہر کیا تھا اس میں یہ بات طے ہو چکی تھی کہ ایک جعلی خط بنا کر سب کے سب مدینہ میں واپس آئیں اور اس خط کو دکھا کر حضرت عثمان رضؓ کے قتل کا موقعہ پیدا کریں، باغیانِ خلافت کی اس جماعت میں چونکہ عبداللہ بن سبا خود بھی موجود تھا اور غافقی بن حرب بن اصم بن خرقوس بن زہیر جیسے مفسدین لعنتی بھی شامل تھے اس لیے فتنہ و فساد کو بھڑکانے اور شورش پھیلانے کے جن ذرائع سے بھی کام لیا جاسکتا تھا لیا گیا اور مفسدین کی جماعت بہانہ بنا کر حضرت عثمان رضؓ کو قتل کرنے کے لیے واپس آگئی۔ اب رہا مروان کا معاملہ جس کی نسبت باغیوں اور مدینہ کے بعض لوگوں نے کہا تھا کہ یہ خط مروان نے لکھا تھا اس کو بھی کوئی شخص ثابت نہ کرسکا بلکہ مروان نے صاف و صریح الفاظ میں یہ کہا کہ میں نے یہ خط نہیں لکھا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب فتنہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے تو عقل و دانش رُخصت ہو جاتی ہے اور انسان کوئی رائے ایسی حالت میں قائم نہیں کرسکتا۔

اب ناظرین کی خدمت میں حضرت علی رضؓ کی تقریر نقل کرتا ہوں جو آپ نے حضرت عثمان رضؓ کے شان میں بیان فرمائی تھی۔ تاکہ حضرات شیعہ کو عبرت ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریرِ شاہِ مرداںؓ در شانِ شاہِ عثمانؓ

فیہ منزلۃ عثمان فی دینہ وصفۃ الامام العادل ومن کلام لہ علیہ السلام ان الناس وراءی وقد استسفرونی بینک و بینھم وواللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئا تجھلہ ولا ادلک علی شیءٍ لا تعرفہ اِنَّکَ تَعلَمُ مَا نَعلَمُ مَا سَبَقنٰکَ اِلیٰ شیءٍ فَنُخبِرُکَ عَنہُ وَلَو خَلَونَا بِشَیءٍ فَنُبَلِّغُکَ وَقَد رَأیتَ کَمَا رَأینَا وَسَمِعتَ کَمَا سَمِعنَا وَصَحِبتَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَمَا صَحِبنَا وَمَا ابنُ اَبی قُحَافَۃَ وَلَا ابنُ الخَطَّابِ اَولیٰ بِعَمَلِ الحَقِّ مِنکَ وَاَنتَ اَقرَبُ اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَسِیجَۃَ رَحِمٍ مِنہُمَا وَقَد نِلتَ مِن صِھرِہٖ مَا لَم یَنَالَا (نہج البلاغۃ مصری ج ۲ ص ۸۴)

ترجمہ: حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان کو جب کہ لوگ آپ کو سفارش کے لیے ان کے پاس لے گئے فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے ہیں جو مجھے تمہارے اور اپنے مابین سفیر بنا کر لائے ہیں، بخدا میں نہیں جانتا جسے آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ہی تجھے کوئی ایسی بات بتاتا ہوں جسے آپ نہ پہنچانتے ہوں بیشک جو کچھ ہم نے سنا آپ نے بھی سنا، جیسے ہم نے رسول خدا کی مصاحبت حاصل کی ہے آپ نے بھی کی ہے اور ابوبکرؓ و عمرؓ آپ سے زیادہ عامل بحق نہ تھے، آپ قرابت کی وجہ سے رسول علیہ السلام سے ان سے زیادہ قرب رکھتے ہیں اور آپ کو دامادیٔ رسولؐ کا وہ فخر حاصل ہے جو ان دونوں کو حاصل نہیں۔

اس خطبہ میں حضرت علی المرتضیٰ کمال صراحت سے اوصاف امیرالمومنین عثمانؓ یوں بیان فرماتے ہیں: (۱) علم و معلومات میں ہم اور آپ برابر ہیں ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بات نہیں جو ہمیں آپ سے زیادہ معلوم ہو (۲) ایسا کوئی مسئلہ نہیں جسے ہم جانتے ہوں اور آپ کو اس کا علم نہ ہو (۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر جو کچھ ہم نے دیکھا سُنا اس میں بھی ہمیں اور تمہیں مساوات حاصل ہے، ہمیں کسی امر میں تم پر ترجیح نہیں ہے (۴) آپ کو حضور علیہ السلام سے دوسرے دو یاروں پر دو وجہ سے ترجیح ہے ایک قرابت کی وجہ سے اور دوم دامادِ رسول ہونے کے باعث، منکرین صحابہ حضرت علی رض کی تقریر پر غور فرمادیں اور تعصّب کی عینک اتار کر بار بار سوچیں، کیا حضرت علی رض نے ٹھیک کہا یا غلط ؟

محاصرہ میں شدّت

باغیانِ خلافت نے امیر المومنین حضرت عثمان رض کے مکان کو محاصرہ میں لے لیا اور پھر اتنی شدت اختیار کر لی کہ مسجد نبوی میں حاضر ہو کر نماز پڑھنے سے بھی حضرت عثمان رض کو منع کر دیا، یہ حالت دیکھ کر حضرت عثمان رض نے حضرت طلحہ رض و زبیر اور حضرت علی رض کو بلوایا اور جو لوگ مکان کو گھیرے ہوئے تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: لوگو! بیٹھ جاؤ اور میری چند باتیں سن لو، یہ سُن کر باغی اور امن پسند تمام اشخاص بیٹھ گئے، حضرت عثمان رض نے فرمایا باشندگان مدینہ! میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ میرے بعد تم کو بہترین خلیفہ خداوند تعالیٰ مرحمت فرمائے اور خلافت تمہارے ساتھ بہترین سلوک کرے، اس کے بعد یہ عرض ہے کہ میں خدا کو گواہ بنا کر تم سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت عمر رض کی وفات کی مصیبت نازل ہونے پر کیا تم نے خدا سے دُعا نہیں کی تھی کہ خدا تمہارے لیے بہترین شخص کو منتخب کرا دے اور بھلائی پر سب کو متفق کر دے۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ خدا نے تمہاری اس دُعا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول نہیں کیا اور تمہارے لیے ولی دین کو مقرر نہیں کیا، یا تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تقرر بغیر مشورہ کے زبردستی عمل میں آیا؟ واقعہ یہ ہے کہ خدا نے تمہاری دعا کے مطابق ہی مجھ کو امر خلافت سپرد کیا ہے۔ پھر میں تم کو قسم دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ میری خدمات کیا ہیں اور میں نے مسلمانوں اور اسلام کے لیے کیا کیا کیا ہے۔ تم مجھ سے درگزر کرو اور مجھ کو قتل نہ کرو اس لیے کہ تین شخصوں کے سوا کسی کو قتل کرنا درست نہیں ہے، ایک شادی شدہ زانی کو دوسرے مرتد کو، تیسرے اس قاتل کو جس نے قتل ناحق کیا ہے۔ اگر تم مجھ کو قتل کردوگے تو گویا اپنی گردنوں پہ تلوار کو رکھ لوگے یعنی عام قتال شروع ہو جائے گا اور تم میں ایسا اختلاف اُٹھ کھڑا ہوگا کہ پھر دور نہ ہو سکے گا۔ باغیوں نے حضرت عثمانؓ کی تقریر سُن کر کہا حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد تم کو خلیفہ اختیار کر لینے کا واقعہ درست ہے لیکن حقیقت کہ اللہ نے تم کو ایک بلا بنایا ہے اور اپنے بندوں کو اس بلا میں مبتلا کیا ہے۔ پھر تم نے اپنی قدیم خدمات اور اپنے تعلقات کا ذکر کیا ہے اس سے بھی ہم کو انکار نہیں اور ہم اس کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ تم ضرور خلافت کے مستحق تھے لیکن تم نے جیسا کہ تمکو علم ہے بہت سی نئی باتیں پیدا کی ہیں اس لیے ہم تم کو اس بنا پر آئندہ سال تک بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتے کہ درگزر سے فتنہ وفساد بڑھے گا اور حق کو قائم رکھنے میں خرابی پیش آئے گی اب رہا تمہارا یہ کہنا کہ تین آدمیوں کے سوا کسی کو قتل کرنا جائز نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ دین الٰہی میں تین آدمیوں کے سوا بھی قتل جائز ہے یعنی اس شخص کا قتل بھی درست ہے جو زمین پہ فساد پھیلائے، بغاوت کرے یا امر حق کا انکار کر کے دوسروں پر زبردستی کرے، تم نے بغاوت کی ہے امر حق سے انکار کیا ہے اور امر حق کے درمیان تم حائل ہو کر زبردستی سے کام لے رہے ہو، تم نے ہم پر ظلم کیا ہے اور اپنی امارت کا زور ہم پر ڈالا ہے۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ تم نے ہم پہ زیادتی اور زبردستی کی ہے تو ہم اس کا ثبوت یوں دینگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جو لوگ تمہاری مدد و اعانت کے لیے آتے ہیں اور ہمارے ارادوں میں مزاحم ہوتے ہیں اگر تم خلافت سے دستبردار ہو جاؤ گے تو ہم تم سے جنگ نہ کریں گے اور اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں گے۔

حضرت عثمانؓ کا آب و دانہ بند کرنا

حضرت عثمانؓ نے باغیوں کی ان باتوں کا جواب نہیں دیا اور گھر میں واپس چلے گئے اور جو لوگ باشندگان مدینہ میں سے ان کی حمایت و مدد کے لیے آئے تھے ان سب کو آپ نے واپس کر دیا صرف چند لوگ واپس نہ گئے اور حضرت عثمان رضؓ کے مکان میں آخر وقت تک رہے، یعنی حسنینؓ عبداللہ ابن عباسؓ عبداللہ بنؓ زبیر، محمد بن طلحہ رضؓ، حضرت عثمان رضؓ چونکہ مدینہ منورہ کو حرمت والا شہر قرار دیتے تھے اس لیے خونریزی کو ناپسند کرتے تھے، جنگ وجدال سے بچنے کی پوری کوشش کر رہے تھے یہاں تک کہ اپنے اہل وعیال اور رشتہ داروں کو ہتھیاروں سے مسلح رہنے سے بھی منع کر دیا تھا۔ دوسری جانب باغیوں کی یہ حالت تھی کہ وہ ہر وقت پُر جوش تقریروں سے لوگوں کو بھڑکاتے رہتے تھے اور قتل حضرت عثمان رضؓ پر اُبھارتے رہتے تھے، حضرت علی رضؓ نے کئی بار باغیوں کے پاس آدمیوں کو بھیجا اور اس امر کا اطمینان دلایا کہ ان کے مطالبات کو پورا کر دیا جائیگا لیکن وہ اپنی مخالفانہ کارروائیوں سے باز نہ آئے اور طرح طرح کے فتنے پیدا کرتے رہتے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عثمان رضؓ کا آب و دانہ بند کر دیا۔ بلوائیوں کی اس حرکت کی خبر پا کر رات کی تاریکی میں حضرت علی رضؓ باغیوں کے پاس آئے اور کہا لوگو تمہارا یہ فعل نہ تو مسلمانوں کے مشابہ ہے اور نہ کافروں کے، تم حضرت عثمان رضؓ کا آب و دانہ بند نہ کرو۔ یہ کام تو رومی اور ایرانی بھی نہیں کرتے، وہ بھی اپنے قیدیوں کو پانی روٹی دیتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوائیوں نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ باغیوں کا یہ جواب سُن کر حضرت علی رضؓ واپس چلے آئے۔ اس کے بعد ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان کھانے پینے کا کچھ سامان اپنے خچر پر لاد کر لائیں۔ باغیوں نے ان کو روکا انہوں نے کہا کچھ امیہ کی امانتیں اس شخص یعنی حضرت عثمان رضؓ کے پاس ہیں میں ان سے ان کی بابت کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں محض اس بنا پر کہ بیوہ اور یتیموں کا مال ضائع نہ ہو جائے باغیوں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ یہ کہہ کر باغیوں نے خچر کی لگام کاٹ دی خچر بھاگ کھڑا ہوا اور حضرت ام حبیبہؓ خچر سے گرتے گرتے بچیں۔ مدینہ کے لوگوں نے دوڑ کر ان کو سنبھالا اور خچر کو روک لیا اور ان کو ان کے گھر پہنچا دیا۔

حضرت عثمانؓ کی آخری تقریر

ثمامہ بن حزن القشیری سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایام محاصرہ میں ایک روز چھت پر چڑھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا ان دونوں آدمیوں کو میرے سامنے لاؤ جو تم کو مجھ پر چڑھا کر لائے ہیں چنانچہ وہ دونوں حاضر کیے گئے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اونٹ ہیں یا دو گدھے آپ نے ان سے اس طرح تقریر فرمائی:

أُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُوْنَ فِي الْيَوْمِ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهُ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا (ابواب مناقب سنن ترمذی شریف)

ترجمہ: میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہاں سوائے بیر رومہ کے پینے کے لیے میٹھا پانی نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کنوئیں کو خرید کر وقف کردے اور اپنے ڈول کو حیلہ مسلمانوں کے ڈول سا سمجھے اس کا بدلہ جنت سے جن لیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اسے اپنے مال سے خرید کیا، کیا آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روکتے ہو میں کھارا پانی پی رہا ہوں۔ انہوں نے کہا بخدا یہی بات ہے۔ پھر فرمایا تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ نمازیوں کے لیے مسجد تنگ تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فلاں کی زمین کو خرید کر مسجد کو بڑھا دے اس کو جنت میں چن کر بدلہ دیا جائے گا، سو میں نے اپنے اصل مال سے اس زمین کو خرید کیا، آج تم لوگ مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے سے روکتے ہو انہوں نے جواب دیا بخدا درست ہے۔ پھر فرمایا تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر پوچھتا ہوں، تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آنحضرت کے ساتھ میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ تھے پہاڑ خوشی سے ہلنے لگا اور اوپر سے پتھر نیچے گرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر ٹھہر جا۔ کیونکہ تجھ پر نبی م اور صدیق رض اور دو شہید ہیں، باغیوں نے پھر وہی جواب دیا۔ ہاں بخدا ٹھیک ہے۔ اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا میرے لیے شہادت ادا کردی، اور کعبے کے رب کی قسم میں شہید ہوں تین بار اسی جملہ کو دہرایا۔

حضرت عثمان کی شہادت کے متعلق دو اور حدیثیں سن لیں، جو ایک ہماری اہلسنت کی کتاب سے اور دوسری اہل شیعہ کی کتاب سے ہے۔

(۱) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ وَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ (بخاری ومشکوٰۃ ص۵۶۳ مطبوعہ دہلی)

ترجمہ: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکرؓ و عمرؓ فاروق و عثمانؓ ہمراہ تھے۔ پہاڑ نے جنبش کی پس جناب نبی کریم نے اپنا پاؤں مار کر کہا ٹھہر اے اُحد پس سوا اس کے نہیں اور تم پر کوئی نہیں ایک نبیؐ اور ایک صدیقؓ اور دو شہید ہیں (از بخاری ومشکوٰۃ)

(۲) قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ اِذْ تَحَرَّکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدٌ (کلینی فی فروعہ جزء الثانی ص۱۲)

ترجمہ: امام جعفر محمد بن باقر علیہ السلام نے کہا ہم نبی اکرم م کے ساتھ تھے اور پہاڑ حرا کے اس وقت پہاڑ نے حرکت کی یعنی جنبش کی پس نبی اکرم م نے اس پہاڑ کو کہا ٹھہر تجھ پر سوا نبی م صدیق رض اور شہید کے اور کوئی نہیں۔

شیعہ دوستو! غور سے دیکھو تمہارے امام جعفر صادق علیہ السلام کن متبرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤدب الفاظ سے حضرت عثمانؓ کو یاد فرماتے ہیں، یہ وہی عثمانؓ سید الشہداء ہیں جن کو امام جعفر صادق رحؒ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَاِنَّ عُثْمَانَ بِمَنْزِلَۃِ الْفُؤَادِ

رجوع بہ واقعۂ شہادت

حضرت عثمانؓ کی تقریر کے آخری الفاظ سے باغیوں کے بہت سے آدمی متاثر ہوئے اور انہوں نے پکار کر اپنے ہمراہیوں سے کہا، امیر المومنین کو چھوڑ دو اور درگزر کر دو اتنے میں اس فتنہ کا شیطان آپہنچا اور پکار کر کہا لوگو! اس شخص کے قریب میں نہ آنا ورنہ سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ یہ سن کر باغیوں میں پھر جوش پیدا ہوگیا اور بدستور محاصرہ پر قائم رہے۔

انہیں ایام میں ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ مدینہ کے فتنے کی خرابیاں محسوس کر کے مدینہ کے قیام کو مناسب نہ سمجھا اور حج کے ارادہ سے مکہ کے سفر کا ارادہ کر لیا اور اپنے بھائی محمد بن ابوبکر رضؓ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ حج کو چلو۔ مگر محمد بن ابی بکرؓ نے جانا گوارا نہ کیا اسلیے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے مخالف تھے۔ جب حج کا قافلہ تیار ہوگیا تو حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کو امیر حج مقرر کیا اور مکے کی طرف روانہ کرتے وقت ان کو ایک خط دیا اور یہ حکم دیا کہ آٹھویں تاریخ کو منیٰ کے مقام پر ان کا یہ خط حجاج کو سنا دینا اس خط میں حضرت عثمانؓ نے مدینہ کی موجودہ حالت دکھا کر حجاج سے مدد طلب کی تھی۔ محاصرہ کے انہیں ایام میں حضرت عثمانؓ نے شام وغیرہ کے حکام کو خط لکھ دیئے تھے اور مدینہ کی موجودہ حالت سے ان کو آگاہ کر کے مدد کے طالب ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ

باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو مجبور بنانے اور آسانی سے قتل کرنے کے ارادہ سے یہ اعلان کر دیا تھا کہ شہر کا کوئی شخص ان کے پاس نہ جائے اور ان سے گفتگو نہ کرے۔ اس اعلان نے شہر والوں پر بڑا اثر ڈالا اور وہ خدا کے حکم کے انتظار میں اپنے گھروں کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے۔ حج کا موسم ختم ہو چکا تھا، حجاج مکہ سے واپس آنے والے تھے، باغیوں کو اندیشہ ہوا اگر حضرت عثمان رضؓ کے قتل میں دیر کی گئی تو حجاج ان کی مدد کو آجائیں گے اور محاصرہ کی خبر پہنچ جانے پر ملک شام وغیرہ سے بھی امدادی لشکر آجائیگا اس واسطے انہوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل میں عجلت سے کام لیا۔ سب سے پہلے باغیوں کی ایک جماعت حضرت عثمان رضؓ کے مکان کے دروازہ پر پہنچی جہاں صحابہ کرام رضؓ کے بچے حفاظت کے لیے موجود تھے۔ ان بچوں نے مدافعت کی اور باغیوں سے مقابلہ کیا لیکن ان کی چھوٹی سی جماعت باغیوں کے مقابلہ میں کیا کر سکتی تھی۔ حضرت عثمان رضؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے قتال سے ان بچوں کو منع فرمایا اور حکم دیا کہ تمہاری مدد کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے، آخر باغیوں نے دروازہ میں آگ لگا دی اور گھر میں گھس آئے۔ حضرت عثمان رضؓ اس وقت قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ اس واقعہ کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور برابر قرآن مجید پڑھتے رہے اور پھر ان لوگوں سے جو مکان کے اندر تھے فرمایا حضورؐ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے یا مجھ کو نصیحت کی ہے میں اس پر صابر اور قائم ہوں۔ باغیوں نے صرف دروازہ ہی نہیں جلایا ہے بلکہ وہ اس سے زیادہ اہم کام کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ کہہ کر ان لوگوں کو جو حفاظت کے لیے مکان کے اندر موجود تھے حکم دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ پھر حسن رضؓ بن علی رضؓ سے فرمایا تم بھی واپس چلے جاؤ تمہارا والد اس وقت تمہارے اس معاملہ میں بہت پریشان ہونگے لیکن حضرت حسنؓ نے اس بات کو نہ مانا اور باغیوں کی اس جماعت سے اپنے ساتھیوں سمیت اس جماعت سے مقابلہ کیا جو گھر میں گھس آئی تھی۔ باغیوں نے حضرت عثمان رضؓ کے پڑوسی عمرو بن حزم کے مکان میں سیڑھی لگائی، اور حضرت عثمان رضؓ کے گھر میں گھس آئے اور ان میں سے ایک نے حضرت عثمانؓ سے کہا خلعت اتار دیجیئے ہم آپ کو چھوڑ دیں گے۔ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے خدا کی قسم میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں کبھی اپنے ستر کو نہیں کھولا اور اسلام لانے کے بعد کبھی اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے چھوا تک نہیں، میں اس لباس کو جس کو خدا نے مجھ کو پہنایا ہے، ہرگز نہ اتاروں گا۔ جب تک کہ خدا نیک بختوں پر فضل وکرم نازل کرے اور بدبختوں کو ذلیل وخوار نہ کرے۔ حضرت عثمان رضؓ کے یہ الفاظ سن کر باغیوں میں یہ لوگ چلے گئے پھر ایک اور باغی آیا اور اس نے یہی خواہش ظاہر کی حضرت عثمان رضؓ نے اس کو بھی وہی جواب دیا اور وہ چلا گیا اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام آگئے اور باغیوں کو مخاطب کر کے یہ تقریر کی۔

عبداللہ بن سلام کی تقریر

لَا تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰہِ لَا یَقْتُلُہٗ رَجُلٌ مِّنْکُمْ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ اَجْذَمَ لَا یُدَ لَہٗ وَاِنَّ سَیْفَ اللّٰہِ لَمْ یَزَلْ مَغْمُوْرًا وَاِنَّکُمْ وَاللّٰہِ اِنْ تَقْتُلُوْہُ لَیَسُلَّنَّہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَا یُغْمِدُہٗ عَنْکُمْ اَبَدًا وَمَا قُتِلَ نَبِیٌّ قَطُّ اِلَّا قُتِلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَخَلِیْفَۃٌ اِلَّا قُتِلَ بِہٖ خَمْسَۃٌ وَّثَلَاثُوْنَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ یَّجْتَمِعُوْا (تاریخ الخلفاء سیوطی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو تم عثمان رضؓ کو قتل نہ کرو خدا کی قسم اگر تم میں سے جو شخص ان کو قتل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کوڑھا ہو کر ملے گا۔ اللہ کی تلوار اب تک میان میں ہے لیکن اگر تم نے ان کو قتل کیا تو خدا کی قسم وہ اس تلوار کو میان سے کھینچے گا پھر وہ قیامت تک میان میں نہ جائے گی، لوگو! جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو پینتیس ہزار جانوں کو قتل کیا جاتا ہے تب وہ قوم پھر جمع ہوتی ہے۔ نامرادو آج تمہارا خلیفہ تم کو درہ سے سزا دیتا ہے اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو پھر آئندہ حکمران تم کو تلوار ہی سے سزا دیں گے۔ بدبختو! تمہارا شہر مدینہ ایک مقدس شہر ہے جس کی حفاظت پر فرشتے مامور ہیں۔ اگر تم نے اپنے خلیفہ کو قتل کر دیا تو محافظ فرشتے تمہارے شہر کو خالی کر دیں گے۔ باغیوں نے عبداللہ بن سلام کے ان الفاظ کو سن کر ان کو گالیاں دیں اور وہ بیچارے ندامت سے سر جھکائے ہوئے واپس چلے گئے اس کے بعد باغیوں کی ایک جماعت حضرت عثمانؓ کے گھر داخل ہوئی جس کی تقدیر میں حضرت عثمان رضؓ جیسے پاکباز شخص کے قتل کی بدبختی لکھی ہوئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے اس جماعت میں مصری باغیوں کا سردار غافقی بن حرب اور سودان بن حمران بھی تھے۔ اوّل الذکر نے چھری سے حضرت عثمان رضؓ پر وار کیا اور سودان نے تلوار ماری جس سے حضرت عثمانؓ کی بیوی نائلہ کی منصف ہتھیلی کٹ کر دور جا پڑی، جو حضرت عثمان رضؓ کو بچانے آئی تھیں، اور شقی القلب نے تلوار سے حضرت عثمان رضؓ کی گردن علیحدہ کر دی گھر کا تمام سامان باغیوں نے لوٹ لیا۔ محاصرہ بائیس دن تک برابر رہا اور بعض چالیس دن تک لکھتے ہیں اور

---

[1] حضرت عثمان رضؓ اس وقت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ کا مقام تلاوت کر رہے تھے اور خون کے قطرے اس آیت پر گرے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲ (احمد الدین حنیف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو یہ منحوس اور المناک واقعہ وقوع میں آیا جس نے فتنہ و فساد کے دروازہ کو کھول دیا اور مسلمانوں کے درمیان افتراق و انشقاق پیدا ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے لیکن یہ محض افترا۔ اور جھوٹ ہے۔ دیکھو رحمۃ اللعالمین ج ۲ ص ۲۶ قیس بن عبادہ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِيْ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَأَنْكَرْتُ نَفْسِيْ وَجَاءُوْنِيْ لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا عُثْمَانَ وَإِنِّيْ لَأَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ فَانْصَرَفُوْا فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْا فِي الْبَيْعَةِ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدَمُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ فَقَالُوْا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّيْ لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضٰى۔

ترجمہ: الٰہی میں تیری جناب میں عثمانؓ سے اپنی بریت کا اظہار کرتا ہوں تحقیق عثمانؓ کے قتل کے دن میرے ہوش اُڑ گئے تھے اور میں نے اسے بُرا جانا اور میرے پاس لوگ بیعت کرتے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو شرم آتی ہے کہ ایسی قوم سے بیعت لوں جس نے عثمانؓ کو قتل کیا اور ایسی حالت میں کہ عثمان دفن بھی نہ ہوئے ہوں اس کے بعد لوگ چلے گئے پس جب وہ پھر لوٹ کر آئے اور پھر مجھ سے بیعت کا سوال کیا میں نے کہا الٰہی ابھی میں اس کام پر جرأت کرنے سے ڈرتا ہوں پھر لوگ بلند ہو کر آنے لگے تو میں نے بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے یا امیرالمومنین کہا، مگر اس خطاب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کو چاک کر دیا اور میں نے کہا خدایا کچھ بھی ہو عثمانؓ کو مجھ سے راضی کر دے۔ (تاریخ خلفاء سیوطی)

کعب بن مالک کے بہترین شعر حضرت عثمانؓ کی شہادت میں

فَكَفَّ يَدَيْهِ ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ ۔۔۔ وَأَيْقَنَ أَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلِ

اور اس نے اپنے ہاتھ روک کر دروازہ بند کر دیا۔ اور یقین کر لیا کہ اللہ تعالےٰ بے خبر نہیں ہے

وَقَالَ لِأَهْلِ الدَّارِ لَا تَقْتُلُوهُمُ ۔۔۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْ كُلِّ امْرِءٍ لَمْ يُقَاتِلِ

انھوں نے اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو، خدا اسکو معاف کریگا جو مسلمانوں کو قتل نہیں کرتا۔

فَكَيْفَ رَأَيْتَ اللّٰهَ صَبَّ عَلَيْهِمُ ۔۔۔ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ بَعْدَ التَّوَاصُلِ

پھر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی یعنی باہمی الفت کے بعد باہمی بغض و عداوت میں مبتلا ہو گئے

فَكَيْفَ رَأَيْتَ الْخَيْرَ أَدْبَرَ بَعْدَهُ ۔۔۔ عَنِ النَّاسِ إِدْبَارَ الرِّيَاحِ الْجَوَافِلِ

تو نے دیکھ لیا کہ عثمانؓ کے بعد بھلائی نے کس طرح لوگوں سے پیٹھ پھیر لی گویا آندھی تھی کہ آئی اور نکل گئی۔

مآثر و مناقب عثمانؓ

حضرت عثمانؓ کا عہدِ خلافت حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت سے بہت مشابہ ہے انتظامات تقریباً وہی تھے جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تھے اور فتوحات کی صورت بھی وہی تھی جو حضرت عمرؓ کے عہد میں تھی۔ اگر آخری عہدِ خلافت میں حضرت عثمانؓ بنو امیہ ہی کو اپنا مشیرِ کار نہ بنا لیتے اور پیش رو خلفاء کی طرح مہاجرین و انصار کے اکابر کو اپنے مشیروں میں شامل رکھتے تو یقیناً وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21516

فتنہ وقوع میں نہ آتا اور جس نے عہدِ فاروقی جیسی حالت کو یکسر تبدیل کر دیا۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا اور ایسا ہی ہونے والا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں جو شاندار خدمات اسلام اور مسلمانوں کی انجام دی ہیں ان پر تفصیل سے بحث کی اس مختصر تاریخ میں گنجائش نہیں ہے۔ اس موقعہ پر ہم صرف آپ کی ان خدمات کا ذکر کرتے ہیں جو زیادہ اہم ہیں۔

حفاظتِ قرآن

قرآن مجید کو حضرت عمرؓ کے مشورہ سے حضرت ابوبکرؓ نے جمع کیا تھا اور حضرت عثمانؓ کے عہد تک وہی مرتب کیا ہوا قرآن مسلمانوں میں پڑھا جاتا تھا لیکن اس تھوڑے سے عرصے میں ملکوں کے لب و لہجہ کے اختلاف سے تلاوت قرآن میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ۳۰ھ میں جب میں رَےّ کی جنگ سے فارغ ہو کر باب گیا تو عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی کی موت کے بعد واپس آیا تو اس سفر میں یہ عجیب و غریب بات میں نے دیکھی کہ ایک ایک شہر کے لوگ مختلف قرأت پر ہیں، یعنی حمص والے حضرت مقداد کی قرأت پر قرآن پڑھتے ہیں۔ اہل بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی قرأت پر اور کوئی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی قرأت پر۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے کو صحیح و درست قرأت پر سمجھتا ہے۔ میں نے صحابہؓ سے اس کا ذکر کیا اور یہ تجویز پیش کی کہ اگر قرآن کریم کو ایک قرأت پر جمع کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ صحابہؓ نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ لیکن کوفیوں نے اس سے ضد کی اور اپنی قرأت کو درست قرار دیا۔ یہ حالت دیکھ کر میں مدینہ پہنچا اور حضرت عثمانؓ کے سامنے اختلاف قرأت کا واقعہ بیان کر کے اپنی تجویز کو پیش کیا۔ صحابہؓ نے تجویز کو پسند کیا اور حضرت عثمانؓ کو مشورہ دیا کہ قرآن کریم کے رسم الخط کو متعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے ایک قرأت پہ جمع کر دیا جائے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے جمع کیے ہوئے قرآن کریم کو جو ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس موجود تھا منگوایا اور حضرت زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، سعید بن العاص، اور عبدالرحمٰن بن الحارث کو جمع کر کے معین رسم الخط میں اس کی نقلیں کرائیں، اور یہ نقلیں تمام ممالک محروسہ میں بھیج کر یہ حکم جاری کر دیا کہ ان نقلوں پر اعتماد کیا جائے اور قرآن مجید کے سابق نسخوں کو جلا دیا جائے۔ حضرت حذیفہ بن الیمان کی تجویز سے حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کو اختلاف قرأت سے محفوظ رکھنے کی جو خدمت انجام دی ہے سو واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی بڑی خدمت ہے۔ اگر حضرت عثمان رضؓ اس خدمت کو انجام نہ دیتے تو بعد میں اختلاف وسعت پذیر ہو کر... قرآن مجید کی قرأت کچھ نہ کچھ ہو جاتی اور بعد میں کوئی امیر یا خلیفہ اس خدمت کو انجام دیتا تو اختلاف و انشقاق کی وبا اس استناد کے درجہ تک نہ پہنچنے دیتی اور مسلمانوں کی بنیادی کتاب اختلاف کا مرکز بن جاتی۔

اشتراکی تحریک کا خاتمہ

حضرت عثمان رضؓ کے عہد حکومت میں ایک خطرناک فتنہ اشتراکیت کا اٹھا تھا جس کے راہنما حضرت ابوذر رضؓ جیسے بزرگ صحابی تھے۔ اشتراکیت کا عقیدہ صحیح تھا یا غلط، ہم کو اس سے بحث نہیں بعض اس کو مساوات سے تعبیر کر کے اس کو ترقی یافتہ شکل کی حکومت بناتے ہیں، بہرنوع اشتراکیت زہد یا حکومت کی ترقی یافتہ شکل، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت ابوذرؓ کا جذبہ اخلاص پہ مبنی تھا وہ چاہتے تھے کہ دولت و ثروت کی فراوانی مسلمانوں کو گمراہ، مغرور اور سرکش نہ بنا دے اور اسلام کے تمام نام لیوا مساوی حیثیت میں زندگی بسر کریں۔ حضرت عثمان رضؓ کے عہد میں یہ جذبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابلِ پذیرائی تھا یا نہیں یہ بحث تفصیل کی محتاج ہے۔ ہم اس سلسلہ میں صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ جذبہ ضرور قابلِ پذیرائی تھا مگر اس کی راہنمائی ممکن نہ تھی اس لیے حضرت عثمان رضؓ نے اس جذبہ کو فنا کر دیا اور آگے نہ بڑھنے دیا بہت ممکن ہے کہ اشتراکیت کی تحریک کو اگر فتنہ وقوع میں نہ آجاتا تا حضرت عثمان رضؓ کی بردباری اور رواداری سے مدد مل جاتی ، لیکن یہ تحریک اس وقت بجائے خود فتنہ بن جاتی اس لیے کہ ممالکِ اسلامیہ کے دو قبائل جنہوں نے فتوحات کے ذریعے دولت وثروت حاصل کی تھی اور اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دنیوی آسائشوں سے متمتع ہوئے تھے کسی طرح اس تحریک کو آگے نہ بڑھنے دیتے۔ بہر نوع حضرت عثمان رضؓ نے اس تحریک کو اس وقت مسلمانوں کے لیے مضر خیال کرکے آگے نہ بڑھنے دیا اور ایک ایسے بڑے فتنے سے مسلمانوں کو بچا لیا جو اس فتنہ سے زیادہ سخت ہوتا جو بعد کو وقوع میں آیا۔

مسجدِ نبویؐ کی توسیع

حضرت عثمان رضؓ کے مذہبی کارناموں میں ایک اہم کارنامہ مسجد نبوی ؐ کی توسیع ہے آنحضورؐ کی تشریف آوری کے بعد مدینہ میں ایک چھوٹی سی مسجد بنائی گئی تھی جو بہت تھوڑے عرصہ میں نمازیوں کے لیے ناکافی ثابت ہوئی حضور علیہ السلام نے نمازیوں کے لیے مسجد میں گنجائش نہ پاکر ایک روز صحابہ رضؓ کو مخاطب کرکے کہا جو شخص مسجد کے قریب کے مکانات کو خرید کر کے مسجد میں شامل کر دے جنت میں اس کے لیے خداوند تعالیٰ مکان بنا دے گا، حضرت عثمانؓ نے یہ ارشاد سُن کر پچیس ہزار میں اطراف مسجد کے مکانات کو خرید کیا اور مسجد نبوی میں شامل کر دیا۔ یہ مسجد حضرت عمر رضؓ کے عہد تک اسی حالت میں رہی جس حالت میں کہ حضورؐ نے اس کو چھوڑا تھا مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں اور لکڑیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی ہوئی تھی اور بارش کے ایام میں ٹپکا کرتی تھی، ایک روز حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا مسجد کی چھت کو پختہ کر دیا جائے تو بہتر ہے بارش میں ٹپکنے سے نمازیوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، حضرت عمرؓ نے جواب میں فرمایا بیت المال کا مال مجاہدینِ اسلام کے مصارف کے لیے ہے مسجد کو اسی حالت میں باقی رکھوں گا جس حالت میں کہ وہ آنحضورؐ اور آپؐ کے خلیفہ کے زمانہ میں رہی ہے۔ اگر تم کو نمازیوں کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو چھت اور فرش کو تم اپنے مصرف سے تیار کرا دو چنانچہ حضرت عمرؓ کے عہد میں مسجد اپنے حال پر رہی اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی، حضرت عثمانؓ کا دورِ خلافت آیا تو حضرت عثمانؓ نے اپنے مصرف سے مسجد کی چھت کو، دیواروں اور فرش کو پختہ کرا دیا۔

بیئرِ رُومہ کی خریداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے زمانہ میں مدینہ کے اندر میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا جس کا مالک ایک یہودی تھا اور اپنے کنویں کا پانی فروخت کرتا تھا۔ خوشحال لوگ پانی خرید لیتے تھے اور غریب لوگ کھاری پانی پر بسر کرتے تھے۔ مسلمانوں کو جب پانی کی زیادہ تکلیف ہوئی تو نبی علیہ السلام نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے ایک روز بیئرِ رُومہ کی خریداری پر آمادہ کیا، حضرت عثمانؓ نے فوراً آنحضورؐ کے ارشاد کے مطابق بیئرِ رُومہ کو پینتیس ہزار درہم میں خرید کیا اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، ان مآثرِ عثمانی کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کا ذکر طوالت کا سبب ہے۔ لہٰذا اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفاتِ عالیہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایام جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں صفاتِ عالیہ کے مالک تھے ۔ زمانہ جاہلیت میں مشاغل جاہلیت سے آپ کو نفرت تھی اور ان امور کے قریب تک نہ جاتے تھے جو اس زمانہ میں شرفار کے مشاغل تھے یعنی آپ نے نہ تو اپنی عمر میں کبھی شراب پی نہ زنا کیا اور نہ کبھی نسبی فخر وغیرہ اور دولت کی منظاہرہ کیا ۔ اسلام کی زندگی مجموعہ صفاتِ محمودہ تھی جن میں سے بعض صفات کا ذکر اس موقع پر کیا جاتا ہے ۔

فیاضی اور سیر چشمی

حضرت عثمان رضہ بنو امیہ سے ایک دولت مند شخص تھے اور جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں تجارت کیا کرتے تھے اور اپنے مال سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا کرتے تھے ، جاہلیت میں عوام اور غربا ۔ کی جو خدمات آپ نے کی ہیں ان کا حال تو عالم الغیب کو ہوگا ، ہاں زمانۂ اسلام کی خدمات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس مقام پر کیا جاتا ہے ۔

(۱) ایامِ خلافت میں حضرت عثمان رضہ ہر سال حج کو جاتے اور آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں حجاج کو اپنے صرف سے کھانا کھلاتے تھے ۔

(۲) غزوۂ تبوک میں آپ نے اسلامی لشکر کے ایک ہزار مجاہدین اسلام کا تمام سامان اپنے صرف سے فراہم کیا تھا اور ایک ہزار دینار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے تھے پھر جب یہ لشکر روانہ ہوا تو راستہ میں سامانِ خوراک کی قلت کے سبب مجاہدین کو سخت تکلیف ہوئی ، فوراً حضرت عثمان رضہ واپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے اور مدینہ سے کافی سامانِ خوراک بار کر کے لشکر میں لے گئے۔

(۳) حضرت ابوبکر رضؓ کے عہدِ خلافت میں ایک مرتبہ مدینہ کے اندر قحط پڑا انہیں ایام میں حضرت عثمانؓ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے باہر سے آئے اور مدینہ کے تاجروں نے کافی منافع دے کر حضرت عثمانؓ سے غلہ خریدنا چاہا لیکن حضرت عثمانؓ نے دوگنے دام ملنے پر بھی غلہ ان کے ہاتھ فروخت نہ کیا اور سارے کا سارا فقراء مدینہ کے وقف کر دیا۔

(۴) ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ اہل بیت آنحضور علیہ السلام کو چار روز کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی چوتھے روز حضور م نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا تم کو کھانے کی کوئی چیز ملی ہے؟ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا ہم کو کہاں سے کوئی چیز ملتی اگر حضور م کے ہاتھ سے نہ ملی، یہ سُن کر حضور م نے وضو کیا اور مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے کچھ دیر کے حضرت عثمان رضؓ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس تشریف لائے اور حضورؐ کا حال پوچھا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے بتایا چار روز سے اہلِ بیت کو کھانا نصیب نہیں ہوا حضرت عثمانؓ یہ سُن کر رو پڑے اور فوراً گھر جا کر کئی اونٹ آٹا گیہوں، کھجوریں اور ایک بکرا لائے اور تین سو درہم نقد پیش کیے اور پھر کہا کھانا تیار کرنے میں دیر ہو گی، تیار کھانا لاتا ہوں یہ کہہ کر گھر چلے گئے اور روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت لے آئے اور پھر حضرت عائشہؓ سے کہا جب کبھی اہلِ بیت کو ایسی صورت سے سابقہ پڑے آپ فوراً مجھ کو اطلاع دیں اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کچھ کھانے کی کوئی چیز میسر آئی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا عثمان رضؓ اتنے اونٹ سامان کے دے گئے ہیں اور تیار کھانا بھی ہے۔ یہ سُن کر حضورؐ پھر مسجد میں چلے گئے اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کی، اے اللہ! میں عثمان رضؓ سے خوش ہوا تو بھی اس سے خوش ہو جا۔

(۵) محدثین اور مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضؓ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کرتے تھے اور جب کبھی کسی مجبوری سے کسی جمعہ کو آزاد نہ کر سکتے تو دوسرے جمعہ کو دو غلام آزاد کر دیتے تھے۔ ایام محاصرہ میں بھی آپ نے بہت غلام آزاد کیے تھے جو ملک شام سے لائے گئے تھے۔

آپؓ کی سادگی اور تواضع

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ مالدار اور بہت بڑے تاجر تھے لیکن نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مسلمانوں کو بہتر سے بہتر کھانا کھلاتے لیکن خود شہد اور زیتون کا تیل اور کبھی بھنا ہوا گوشت اور سرکہ کھایا کرتے تھے۔ حضرت امام حسن کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت عثمانؓ ایام خلافت میں سر کے نیچے چادر رکھے سو رہے تھے لوگ آپ کو ملنے آتے آپ کو جگاتے اور آپ اٹھ کر ان سے باتیں کرتے رہتے۔ جب وہ چلے جاتے تو پھر لیٹ جاتے پھر کوئی آ جاتا آپ اٹھ بیٹھتے غرض اسی طرح آپ ہر شخص سے ملتے اور باتیں کرتے اور اس کے چلے جانے پر لیٹ جاتے۔ حضرت عثمان رضہ معمولی کپڑا پہنتے تھے آپ کا کوئی کپڑا چار پانچ درہم قیمت سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ البتہ آپ کی چادر آٹھ درہم کی تھی۔

آپؓ کے اخلاق و عادات

حضرت عثمان رضہ کی خوش خلقی عام طور، یہاں تک کہ آپ کے دشمنوں اور مخالفوں کو بھی اس کا اعتراف تھا کہ حضرت عثمان انتہا درجہ کے خلیق حلیم اور متواضع تھے۔ حیا کی نسبت صرف یہ کہنا ہی کافی ہے کہ آپ کی ذات کے متعلق کامل الحیاء والایمان حضرت عثمانؓ مشہور تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ کی تلاوت قرآن

حضرت عثمانؓ کو قرآن مجید کی تلاوت کا بہت شوق تھا۔ خلافت کے کاموں سے جو وقت بچتا تھا اس کو تلاوتِ قرآن میں صرف فرماتے تھے حفاظِ قرآن میں حضرت عثمانؓ کا درجہ سب سے اعلیٰ تھا آپ رات کو عموماً قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ذوق وشوق میں ساری رات میں قرآن پڑھتے رہتے تھے۔

آپؓ کی ازواج و اولاد !

حضرت عثمانؓ نے زمانۂ جاہلیت میں اور عہدِ اسلام میں آٹھ نکاح کیے تھے، جن کی تفصیل یہ ہے۔ امّ عمرو بنت جندب، غالباً آپ کی پہلی بیوی ہیں جن کے بطن سے چار بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ عمر، خالد، ابان، اور مریخ۔ پہلے لڑکے عمر کے نام سے آپ ابوعمر کنیت رکھتے تھے۔ دوسرا نکاح غالباً آپ نے فاطمہ بنت ولید مخزومیہ سے کیا تھا۔ ان کے بطن سے ولید، سعید اور ام سعید تین بچے پیدا ہوئے۔ تیسرا نکاح حضورؐ کی صاحبزادی رقیہؓ سے کیا تھا۔ ان کے بطن سے ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا تھا۔ چوتھا نکاح حضورؐ کی دوسری صاحبزادی ام کلثومؓ غزوہ بدر کے بعد کیا تھا۔ پانچواں نکاح فاختہ بنت غزوان سے کیا جس کے بطن سے ایک لڑکا عبداللہ اصغر پیدا ہوا تھا جو بچپن میں وفات پا گیا چھٹا نکاح ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاری سے کیا جن کے بطن سے ایک عبدالملک نامی لڑکا پیدا ہوا تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گیا۔ ساتواں نکاح رملہ بنت شیبہ سے کیا ان کے بطن سے عائشہ، ام ابان، اور ام عمر تین لڑکیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئیں، آٹھواں نکاح نائلہ بنت فرافصہ سے کیا ان سے ایک لڑکی مریم پیدا ہوئی، شہادت کے وقت چار بیویاں موجود تھیں یعنی فاختہ، ام البنین، رملہ نائلہ۔ ان آٹھ بیویوں میں چونکہ دو حضورؐ کی صاحبزادیاں تھیں اسلیے آپ کا لقب ذوالنورین مشہور ہوا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قاتلین امامؓ کا عبرتناک انجام!

قدرت انتقام لیتی ہے!

اب ذرا ابن سبا اور اسکی مردود ملعون پارٹی کا حشر ملاحظہ ہو حضرت امامؓ کے بے مثال صبر و ثبات شوقِ شہادت اور خیر اندیشی امت کے جذباتِ عالیہ کی وجہ سے نہ تو افواج اور سرکاری طاقتیں باغیوں کے مقابلہ میں آسکیں اور نہ ہی حضرات اصحاب رسولؐ و سکان دیار رسول کو خارجیوں کی سرکوبی کی اجازت بارگاہِ خلافت سے مل سکی۔ لیکن قدرت تو حضرت امامؓ کی رضا اور ان کے امر و ارشاد کے تابع نہ تھی، وہ فوراً انتقام لینے پر اتر آئی اور حضرت امامؓ کے خون آشام بھیڑیوں کا برا حشر ہوا، وہ انتہائی عبرت ناک ہے قاتلین قتل ہو کر مرے۔

حضرت امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: بالتحقیق بعض اسلاف نے خدا کی قسم کھا کر کہا مامات احد من قتلة عثمان الا مقتولا کہ قاتلین عثمانؓ سب کے سب قتل ہو کر مرے[1]۔ اور بعض نے کہا قاتلین عثمانؓ سب سے جو بھی مرا مجنون اور دیوانہ ہو کر مرا۔ ماما ت احد منہم حتی جن۔

[1] اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاگل ہو کر مرے

ابن عساکرؒ نے یزید بن حبیب سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کی تھی عامتہم جنوا۔ ان میں سے اکثر پاگل ہو گئے بعد میں پاگل ہوئے یا پہلے پاگل تھے۔
یہ امام مظلوم کی کرامت اور ان کے خون ناحق کی تاثیر ہے کہ جن بد اطوار و ناہنجار لوگوں نے آپ کے خلاف بغاوت کی اور آپ کے قتل و سفکِ دم میں شریک و سہیم ہوئے وہ مجنون اور پاگل ہو گئے۔ بلکہ ہم تو کہیں گے کہ وہ اس خروج و خونریزی و خون خواری سے پہلے بھی دیوانہ اور مجنون تھے۔ اگر ان کا دماغ خراب نہ ہوتا اور وہ پاگل نہ ہوتے تو وہ سراپا بے گناہ امامِ حق کے خونِ ناحق کا رسوائے عالم انتہائی شرمناک اور کمینہ ارتکاب کیوں کرتے؟ امام ابن جریر اپنی سند سے مستنیر سے اور وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم نہ تو میں جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے کسی سے سنا ہے کہ احد غزا عثمان رضی اللہ عنہ ولا رکب الیہ الا قتل جس نے بھی حضرت عثمانؓ سے لڑائی یا ان پر چڑھائی کی ہو وہ قتل نہ ہوا ہو۔ یعنی وہ ضرور قتل ہو کر مرا۔ یہ تو تھا اجمال!

ایک ایک دشمن امامؓ کا بُرے سے بُرا حشر ہوا

اب اس کی تفصیل ملاحظہ کیجیے اور دیدۂ عبرت غور سے دیکھیے کہ قدرت کا منتقم ہاتھ کس طرح ایک ایک دشمن امامؓ کو انتقام کے شکنجے میں کستا ہے اور اس کو کتے کی موت مارتا ہے۔

لہ البدایہ والنہایہ ج ۷

سہ تاریخ الخلفاء احوال عثمانؓ سہ طبری ج ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) عبداللہ بن سبا

سب سے پہلے اس سارے فتنہ کا محرک اور امام کے خلاف بغاوت کو منظم کرنے والے سبائیوں کا امام عبداللہ بن سبا لعنۃ اللہ علیہ کا حشر ملاحظہ ہو، شیعہ رجال کی مشہور کتاب بمعرفۃ اخبار الرجال المعروف رجال کشی میں مصنف کتاب علامہ کشی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو عبداللہ حضرت جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب عبداللہ بن سبا نے امیرالمومنین حضرت علی رضہ کے رب ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ نے اس سے توبہ کا مطالبہ کیا فَاَبٰی اَنْ یَّتُوْبَ فاحرقہ بالنار اس نے توبہ سے انکار کیا تو حضرت علی رضہ نے اسے آگ میں جلا دیا۔[1]

(۲) محمد بن ابی حذیفہ

یہ ابن سبا ملعون کا دست و بازو مصر میں بیٹھ کر حضرت عثمان رضہ کے خلاف تحریک کو چلانے والا باغیوں کو منظم کر کے مدینہ طیبہ روانہ کرنے والا تھا۔ یہ محمد بن حذیفہ کے متعلق بھی اسی علامہ کشی کا بیان ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں اخذہ معاویۃ واراد قتلہ فحبسہ فی السجن دھرا فمات فی السجن[2] حضرت معاویہ رضہ نے اسے گرفتار کیا اس کے قتل کے ارادہ سے اسے قید خانہ میں ایک طویل زمانہ تک قید رکھا یہاں تک کہ یہ قید خانہ میں مر گیا"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں، ہشام بن محمد کلبی کا خیال ہے کہ محمد بن ابی حذیفہ محمد بن ابی بکر رضہ کے قتل کے بعد پکڑا گیا اور وہ حضرت عثمان رضہ کے قتل پر لوگوں کو برانگیختہ کرنے والوں میں سے تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے

[1] رجال کشی مصنف شیعہ ص ۲ [2] رجال کشی ص ۴۸،۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے قتل نہ کیا بلکہ حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت معاویہؓ نے اسے فلسطین میں قید کر دیا۔ یہ قید خانہ سے بھاگ نکلا۔ ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن ظلام نے اس کا پیچھا کیا محمد بن حذیفہ ایک غار میں چھپ گیا مگر پکڑا گیا۔ عبداللہ بن عمرو نے اس خوف سے کہ کہیں حضرت معاویہؓ اسے معاف نہ کر دیں اس کی گردن مار دی۔ یہ ابن الکلبی نے ذکر کیا اور واقدی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن حذیفہ سنہ ۳۶ میں قتل کیا گیا۔[1]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ مصری خارجیوں کے گروہ تیار کر کے حضرت عثمان رضؓ کی طرف بھیجنے والا عبداللہ بن سبا المعروف ابن السوداء کے ساتھ محمد بن حذیفہ تھا۔ جب اس کا باپ حضرت حذیفہ رضؓ جنگ یمامہ میں شہید ہوا، تو اس کے بیٹے حضرت عثمان رضؓ کو سرپرستی کی وصیت کی، حضرت عثمان رضؓ نے اس کی کفالت اپنے ذمہ لی اور اسے اپنے گھر میں پالا وَ اَحسن الیہ احسانا کثیراً۔ اور اس پر بہت احسان کیے۔ یہ بڑا ہوا تو حضرت عثمان رضؓ سے امارت گورنری کی درخواست کی آپ نے فرمایا جب تو اس کا اہل ہو جائے گا تو میں تمہیں والی بنا دوں گا۔ اس پر یہ اپنے دل میں حضرت عثمانؓ پر ناراض ہو گیا، پھر اس نے حضرت عثمانؓ سے جہاد کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی اور یہ مصر چلا گیا اور وہاں حضرت عثمانؓ کے عیوب بیان کرنے لگا، محمد بن ابوبکر رضؓ نے اس پر اس کی مساعدت کی، حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح گورنر مصر نے ان دونوں کی حضرت عثمانؓ سے شکایت کی مگر آپ نے کوئی پرواہ نہ کی محمد بن ابی حذیفہ برابر اپنے کام میں لگا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی طرف خارجیوں کو روانہ کیا۔ جب اسے خبر پہنچی کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا ہے تو اس نے مصر پر قبضہ کر کے عبداللہ بن سعد کو وہاں سے نکال دیا جو حضرت عثمانؓ کی

[1] البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کے بعد شام پہنچا اور حضرت معاویہؓ کو حالات سے مطلع کیا حضرت معاویہؓ نے عمرو بن سعد کو مصر پر چڑھائی کا حکم دیا تاکہ وہاں سے محمد بن حذیفہ رضؓ کو نکالدے لانہ من اکبر الاعوان علی قتل عثمان مع انہ کان قد رباہ وکفلہ واحسن الیہ کیونکہ یہ حضرت عثمان رضؓ کے قتل کا سب سے بڑا محرک اور معاون تھا حالانکہ حضرت عثمان رضؓ نے اس کی پرورش و کفالت فرمائی تھی اور اس پر احسان عظیم کیے تھے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے مصر پر حملہ کیا، محمد بن ابی حذیفہ ایک ہزار فوج لے کر عریش کی طرف نکلا اور وہاں قلعہ بند ہو گیا، حضرت عمروؓ بن العاص نے وہاں منجنیق نصب کر کے سنگ باری شروع کر دی یہاں تک کہ تیس ساتھیوں کو لے کر محمد بن حذیفہ قلعہ سے نکلا۔ اور یہ سب قتل کر دیئے گئے۔

یہ محمد بن جریر طبری نے ذکر کیا ہے[1]

(۳) محمد بن ابی بکرؓ

امام ابن جریر بواسطہ سری مبشرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے محمد بن ابی بکر رضؓ کے متعلق سوال کیا کہ انھیں کس بات نے حضرت عثمان پر چڑھائی کرنے پر آمادہ کیا انھوں نے کہا الغضب والطمع غضب اور لالچ نے۔ کہا اسلام میں جو اس کا مقام تھا سو تھا، غرہ اقوام فطمع اُسے سبائی پارٹی نے فریب میں مبتلا کر دیا اور وہ امارت یعنی گورنری کا لالچ کرنے لگا مگر جب حضرت عثمان رضؓ نے اس کا لالچ پورا نہ کیا وہ آپ کا مخالف ہو گیا۔

فصار مذمما بعد ان کان محمداً[2] پس وہ مذمم مذمت کیا گیا ہو گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ محمد یہ تھا بہرحال ابن سبا کے جال میں پھنس کر محمد بن ابی بکر نے بھی حضرت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت میں حصہ لیا سب سے پہلے امی

[1] البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۸۵ و طبری ج ۳ ص ۴۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت امام کی شان میں گستاخی کی اور آپ کی ریش مبارک پکڑ لی۔ مگر جب حضرت عثمانؓ نے فرمایا تو نے اس ڈاڑھی کو پکڑا جس کی تیرا باپ عزت و تکریم کرتا تھا تو وہ شرمسار ہوا اور اپنا منہ کپڑے میں لپیٹ کر واپس چلا گیا[1] مگر قدرت نے اسے معاف نہ کیا اور اپنے انتقام کا ہدف بنایا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں، حضرت معاویہؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کو چھ ہزار لشکر دے کر مصر روانہ کیا۔ حضرت عمروؓ بن العاص یہ لشکر لے کر مصر پہنچے مصر میں جو عثمانی موجود تھے ان میں سے کچھ لوگ اس لشکر میں آملے اور یہ سب سولہ ہزار کے قریب ہو گئے۔ محمد بن ابی بکرؓ دو ہزار مصری لے کر مقابلہ کو نکلا۔ کنانہ بن بشر بن عتاب التجیبی مقدمۃ الجیش کی کمان کر رہا تھا، حضرت عمرو بن العاص نے اس کے مقابلے میں معاویہ بن خدیج کو روانہ کیا وہ پیچھے سے حملہ آور ہوا آگے سے شامیوں نے حملہ کیا اور اسے ہر طرف سے گھیر لیا۔ کنانہ لڑتے ہوئے مارا گیا۔ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھی اس سے جدا ہو گئے اور وہ پیدل ہوا۔ ایک ویران جنگل میں پناہ لی۔ حضرت عمروؓ بن العاص فسطاط (مصر کا دارالحکومت) پہنچ گیا اور معاویہ بن خدیج، محمد بن ابی بکرؓ کی تلاش میں نکلا اس ویران جگہ سے اس کو پایا اور وہ پیاس کے مارے جان بلب تھا، محمد بن ابی بکر نے ان سے پانی کی درخواست کی معاویہ بن خدیج نے کہا اگر میں تجھے پانی کا ایک قطرہ پلاؤں تو اللہ مجھے کبھی پانی نہ پلائے، تم نے حضرت عثمانؓ کو پانی پینے سے روک دیا تھا یہاں تک کہ تم نے انہیں روزہ کی حالت میں قتل کیا۔ معاویہ بن خدیج نے غضبناک ہو کر محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا پھر اس کی نعش کو گدھے کی سڑی ہوئی لاش میں ڈال کر آگ سے جلا دیا[2] اللہ اکبر! کتنا عبرت ناک اور دردناک انجام ہے امام عالی مقام کی مخالفت میں حصہ لینے والوں کا۔

[1] البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۱۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) مالک بن الحارث الاُشتر لعین

حضرت امام مظلومؓ کے خلاف دشمنانِ صحابہؓ کی تحریک میں ایک اہم کردار اُشتر نخعی کا ہے۔ امام مظلوم رضؓ کی مخالفت کی آگ بھڑکانے میں اس نے نمایاں حصہ لیا۔ ہم اس کے کرتوت تفصیل سے بیان کر چکے ہیں، ولید بن عقبہ گورنر کوفہ کے خلاف شراب نوشی کے الزام کی سازش میں اس کا ہاتھ تھا پھر سعید بن العاصؓ گورنر کوفہ کے خلاف پراپاگنڈہ زیادہ تراسی کا رہینِ عمل ہے۔ جرعہ کے مقام پر سعید بن العاص کو مدینہ واپس کرنے والوں میں یہ بدبخت پیش پیش تھا اور ان کے غلام کی گردن اسی اشتر نے اڑا دی۔ جب کوفہ سے چار گروہ حضرت امام کے خلاف مہم سر کرتے مدینہ چلے تو ایک گروہ کا سردار اشتر تھا۔ جب باغی مطمئن اور راضی ہو کر چلے گئے تو اشتر اور حکیم بن جبلہ واپس نہیں گئے تھے۔ یہ مدینہ میں رہ گئے حضرت امام کے نام سے جو گورنر مصر کے نام جھوٹے خط کی سازش تیار کی امامؓ کے خلاف پراپاگنڈہ کی مہم کو تیز تر کر دیا اور خوب ہنگامہ بپا کیا، حتٰی کہ امامؓ کو شہید کر کے چین پایا، حضرت علی رضؓ نے اپنے عہد میں اشتر لعین کو مصر کا گورنر بنایا جب یہ روانہ ہوا اور قلزم سویز پہنچا تو شہد کا شربت پیا جس سے مر گیا۔

امام ابن حجرؒ عسقلانی لکھتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ شربت مسمومہ تھا یعنی اس میں زہر ملا دیا گیا تھا اور یہ ۳۸ھ کا واقعہ ہے[1] امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ابن جریر نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ مقدم خراج خانسار جس نے مسموم شربت اُشتر کو پلایا تھا۔ کیونکہ اس کو حضرت معاویہ نے کہلا بھیجا کہ کسی حیلہ سے اُشتر کو قتل کر دے اور اس سے انعام کا وعدہ کیا تھا جو قتل کے بعد پورا کیا گیا مگر یہ فسانہ محلِ نظر ہے یعنی صحیح نہیں معلوم ہوتا۔

وبتقدیر صحتہ فمعاویۃ یستجیز قتل الاشتر لانہ من قتلۃ عثمان

---

[1] البدایہ والنہایہ ج ۷، ص ۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر اسے صحیح فرض کر لیا جائے تو حضرت معاویہؓ اشتر کے قتل کو جائز سمجھتے ہوں گے کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں میں سے تھا۔

(۵) حکیم بن جبلہ

امامؓ مظلوم کے خلاف ایک اہم کردار حکیم بن جبلہ کا ہے۔ یہ بصرہ کا مشہور مفسد اور ڈاکو تھا ذمیوں کو لوٹ لیتا تھا ان کی شکایت پر حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عامر گورنر بصرہ کو اسے بصرہ میں نظر بند کر دینے کا حکم دیا جب عبداللہ بن سبا لعنۃ اپنے مقاصد ملعونہ لے کر بصرہ گیا تو اسی کے گھر میں ٹھہرا۔ اپنی تحریک کو منظم کیا اور ایک مضبوط جماعت اپنے گرد جمع کر لی۔ بہر حال حکیم بن جبلہ سبائی تحریک کا زبردست ستون اور ابن سبا کا دست و بازو تھا سبائی پروگرام کے مطابق جب بصرہ سے مصر کی طرح چار گروہ حضرت امامؓ کے خلاف چڑھائی کر کے نکلے تو ان میں سے ایک گروہ کا امیر حکیم بن جبلہ تھا۔ جب[1] امیرالمومنین پر بلوائیوں نے منبر نبویؐ پر پتھراؤ کیا حکیم بن جبلہ بھی ان پتھراؤ کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب پہلی دفعہ بلوائی مطمئن ہو کر اپنے اپنے وطن کو واپس روانہ ہوئے تو حکیم بن جبلہ مالک اشتر کے ساتھ مدینہ طیبہ میں رہ گیا۔[2] دونوں نے حضرت امام کے خلاف خط کی جھوٹی سازش تیار کی اور اس طرح حضرت امامؓ کے قتل کا میدان ہموار کیا۔ غرض یہ خبیث قاتلین عثمانؓ کا سرخیل تھا۔ اب دیکھیے قدرت اس خبیث سے کس طرح شدید انتقام لیتی ہے۔

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ رقمطراز ہیں: ۳۶ھ میں جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہا السلام حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہما بصرہ پہنچے تو

---

[1] طبری ج ۳ ص ۳۸۶ [2] طبری ج ۳ ص ۴۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم بن جبلہ مقابلے میں نکلا اور بدبخت ہاتھ میں نیزہ لے کر حضرت ام المومنین کو سبّ کرنے لگا، اس کے اپنے قبیلے عبدالقیس کے ایک شخص نے اس سے پوچھا یہ کیا بک رہا ہے اس نے کہا حضرت عائشہ رض کو، تو اس نے کہا اے خبیث بن خبیثہ! تو ام المومنین رض کی شان میں یوں کہتا ہے اس پر حکیم نے اس کے سینے میں سناں گھونپ کر اسے قتل کر دیا۔ پھر ایک کے پاس سے اس کا گزر ہوا اور وہ بدستور حضرت عائشہ رض کو سبّ بک رہا تھا اس عورت نے سوال کیا یہ تو کسے کہہ رہا ہے کہنے والے نے کہا حضرت عائشہ رض کو اس عورت نے کہا اے خبیثہ عورت کے بیٹے تو ام المومنین رض کی شان میں یوں کہتا ہے۔ حکیم نے اس عورت کی چھاتی پر نیزہ سے حملہ کر کے اسے بھی قتل کر دیا۔[1] دوسرے دن حکیم بن جبلہ حضرت عائشہ رض کو پھر گالی دیتے ہوئے نکلا تو اس کی قوم ہی کی ایک عورت نے سن کر اس سے کہا اے ابن خبیثہ تو خود سبّ و شتم کا زیادہ مستحق ہے اس نے اس بیچاری کو بھی نیزہ مار کر قتل کر دیا اس پر اس کی قوم اس پر غضب ناک ہو گئی اور اس سے کہا کل تو نے دو بے گناہوں کو قتل کر دیا اور آج پھر اسی عمل کا اعادہ کیا۔ قوم یہ کہہ کر چلی گئی اس کو اکیلا چھوڑ دیا۔ یہ ملعون اور اس کے ساتھ جنہوں نے حضرت عثمان رض پر چڑھائی کی تھی اور آپ کا محاصرہ کیا تھا سمجھنے لگے انہیں بصرہ میں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ اس لیے یہ سب گورنر بصرہ عثمان بن حنیف کے پاس جمع ہو گئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رض نے اعلان کرا دیا جو تم سے لڑے تم صرف اسی سے لڑو۔ اور منادی کرادی گئی کہ جو قاتلین عثمان رض سے نہیں ہے وہ ہمارے مقابلے سے ہٹ جائے کیونکہ ہم صرف قاتلین عثمان رض سے لڑنا چاہتے ہیں اور ہم لڑنے میں ابتداء نہیں کریں گے۔ حکیم بن جبلہ نے لڑائی کا آغاز کر دیا۔ حضرت طلحہ رض اور حضرت زبیر رض نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے بصری دشمنوں کو جن سے ہم نے حضرت عثمان رض کے خون کا بدلہ لینا ہے ہمارے

---

[1] طبری ج ۳ ص ۴۸۳

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جمع کر دیا ہے الٰہی آج ان میں سے کسی کو زندہ باقی نہ چھوڑ۔ قتال شدید شروع ہو گیا۔ حکیم تلوار سے لڑ رہا تھا ایک آدمی نے اس کی ٹانگ کاٹ دی اور وہ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف بکنے لگا تو ایک منادی نے آواز دی اسے خبیث تو اب جزع فزع کرتا ہے جب اللہ عزوجل نے تجھے اور تیرے ساتھیوں کو عبرت ناک عذاب کے شکنجے میں کسا کیونکہ تم نے امام مظلوم رض پر چڑھائی کی جماعت سے جدا ہوئے اپنے ہاتھ خون سے رنگین کیے دنیا میں اپنا حصہ پا لیا فذق[1] وبال اللّٰہ عزوجل وانتقامہ پس اب تو اللہ تعالے کا عذاب اور اس کے انتقام کا مزہ چکھ۔

بصرہ میں حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کے مناد نے اعلان کر دیا سن لو! جس کے پاس وہ شخص ہو جس نے حضرت امام رض کے خلاف جنگ کی تھی وہ اسے ہمارے پاس لے آئے فجیئی[1] بھم کما یجاء بالکلاب فقالوا، تو لوگ ان کو اس طرح پکڑ کر لائے جس طرح کتوں کو گھسیٹ کر لایا جاتا ہے اور ان کو قتل کر دیا گیا۔ امام ابن جریر اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن جبلہ کو ضخیم نامی ایک شخص نے قتل کیا،

فمال[2] راسہ فتعلق بجلدہ فصار وجھہ فی قفاہ

اور اس کا سر مروڑ ڈالا اور وہ چمڑے سے لٹکا رہ گیا اور اس کا منہ گدی کی طرف ہو گیا۔

اللہ اکبر! کتنا شدید ہے اللہ کا انتقام کہ حضرت امام مظلوم پر مشق ستم کرنے والے کتوں کی موت مرے اور جن ملعونوں نے حضرت امام کے خلاف بغاوت میں حصہ لیا تھا اس کا انجام کتنا عبرت ناک ہوا کہ گردن مروڑ ڈالی گئی اور منہ پیچھے سے گدی سے جا ملا۔ **معاذاللہ!**

---

[1] طبری ج ۳ ص ۴۸۷، ۴۸۸ [2] طبری ج ۳ ص ۴۸۶

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) ذریح بن عباد (۷) ابن المحرش

ذریح بن عباد اور ابن محرش بصرہ سے آنے والے گروہوں میں سے ایک ایک گروہ کے امیر تھے[1] اور یہ دونوں بھی بصرے کے اسی معرکہ میں شریک ہوئے اور قتل کر دیئے گئے امام طبری کی روایت میں ہے کہ حضرت امام کے خلاف

فقتلوا فما افلت منھم من اھل البصرۃ جمیعًا الا حرقوص بن زھیر[2]

"مدینہ جا کر لڑنے والے سب کے سب بصری قتل کر دیئے گئے ان میں سے سوا حرقوص کے کوئی نہ بچا۔

حضرت امیر معاویہؓ قصاص لیتے ہیں

ابھی ابھی گذر چکا ہے کہ ام المومنین حضرت صدیقہ اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے امام کے بصری قاتلین سے قصاص لیا ایک ایک باغی سے حضرت امام مظلوم کے خون کا بدلہ لیا اور انہیں جنگ جمل سے پہلے پہلے بصرہ کے معرکہ میں قتل کر دیا۔ ان حضرات کی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اعدائے امامؓ سے قصاص لیا اور انہیں پکڑ پکڑ کر قتل کیا۔

علامہ ابن حزمؒ نے ابرہہ بن الصباحؒ کے ذکر میں جو حضرت امام پر دست ستم دراز کرنے والوں میں تھا لکھا ہے:

فاخذہ معاویۃ مع عبد الرحمان بن عبد اللہ و محمد ۔

[1] طبری ج ۳ ص ۴۸۷ [2] ایضاً ص ۴۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حذیفة ومع کنانة بن بشیر وغیرھم رھائن و سجنھم فھربوا من السجن فادرکوا فقتلھم معاویة کلھم[1]

(۸) کنانہ بن بشر

ابن سبا کی مصری پارٹی کا خاص رکن تھا۔ مدینہ طیبہ پر چڑھائی کے وقت مصری خارجیوں اور باغیوں کے ایک گروہ کا سردار تھا۔ قصر خلافت کے دروازہ کو آگ لگانے والوں میں پیش پیش تھا۔ اسی ملعون نے تلوار سے حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ شہید کا پیٹ پھاڑنے کی کوشش کی تھی کہ حضرت نائلہ نے ہاتھ سے تلوار کو پکڑ لیا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ ایک روایت کے مطابق اس لعین نے امام مظلوم کی جبین مبارک اور مقدم راس پر لوہے کی لاٹھ ماری جس سے آپ گر پڑے اور سودان بن حمران المرادی نامرادنے تلوار سے قتل کر دیا۔[2]

دوسری روایت میں ہے کہ ایک خارجی نے امام کو قتل کیا جیسا کہ شعر ہے ؂

الاان خیرالناس بعد ثلاثة　　　قتیل التجیبی الذی جاء مصر

خبردار! حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کے بعد سب سے افضل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کنانہ بن البشیر تجیبی کے ہاتھوں شہید ہوا جو مصر سے آیا تھا۔[3]

اس کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ۳۸ھ میں عمرو بن العاص نے مصر پر چڑھائی کی تو محمد بن ابی بکر کی فوج کی قیادت کرتے ہوئے یہ مردود مارا گیا۔ اور امام ابن جریر کی روایت ابھی اوپر گذر چکی ہے کہ حضرت

[1] جمهرة الانساب ص ۵۰۰ [2] طبری جلد ۳ ص ۴۲۳ [3] ایضاً ص ۴۲۴ [4] البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۱۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامؓ کے اس خونخوار دشمن کو محمد بن حذیفہ وغیرہ کے ساتھ حضرت معاویہؓ نے گرفتار کرایا اور قید کر دیا۔

(۹) عمرو بن الحمق

یہ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ دیوار پھاند کر حضرت امام کے قتل کرنے والوں میں امام مظلوم کے جسم اطہر پہ کود رہا تھا پھر سینہ اقدس پہ بیٹھ کر نیزہ کے نو زخم لگائے۔ اس ملعون کا حشر ملاحظہ ہو۔ علامہ کشی لکھتے ہیں:

"حضرت معاویہؓ نے اسے قتل کرنے کے لیے طلب کیا یہ بھاگ کر ایک غار میں چھپ گیا لوگوں نے اس کا تعاقب کیا اور تجسس کر کے اسے غار میں جا پکڑا اور اس کا سر قلم کر کے حضرت معاویہؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔"[1]

(۱۰) عبدالرحمٰن بن عدیس

یہ حضرت امامؓ کے خلاف خروج کرنے والے مصری غنڈوں کے ایک ... گروہ کا امیر تھا۔[2] اسی لعین نے حضرت نائلہؓ کو گالیاں دی تھیں جب مائی نائلہ نے اس کو پیغام بھیجا تھا کہ حضرت عثمانؓ کو دفن کرنے دیا جائے۔ اس دشمن امامؓ کا یہ حشر ہوا کہ حمص کے قریب جبل جلیل میں اسے ایک بدو مل گیا جب اس نے اس کے اعتراف کرنے کا اعتراف کیا کہ میں حضرت امام کے قاتلین سے ہوں تو اس نے بڑھ کر اس ملعون کو قتل کر دیا۔

---

[1] طبری ج ۳ ص ۱۳۱ھ [2] ایضاً ص ۳۲۴ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصرہ اور مصر کی سبائی پارٹی کے عمائد واراکین کا حال عرض ہو چکا۔ اب کوفہ کے خارجی سبائیوں کا حشر ملاحظہ ہو۔

(۱۱) عمیر بن ضابی

کوفہ کی سبائی پارٹی کا اعلیٰ رکن اور قائد اشتر نخعی تھا وہ زہر دے کر مارا گیا۔ اشتر نخعی کے بعد عمیر ضابی حضرت امامؓ کا بڑا دشمن تھا۔ یہ کوفہ کی جماعت سے حضرت امام رضؓ کو قتل کرنے کا عہد کر کے مدینہ طیبہ آیا تھا[۱] اس درجہ شقی القلب تھا کہ حضرت امام رضؓ کی شہادت کے بعد جبکہ آپؓ کی نعش پاک نماز جنازہ کے لیے چارپائی پہ رکھی ہوئی تھی یہ بدبخت آیا اور آپ کی پسلی توڑ دی[۲]

امام ابن جریرؒ روایت کرتے ہیں کہ جب حجاج آیا اور قاتلین عثمان کو قتل کیا تو عمیر بن ضابی اٹھا اور کہا میں بوڑھا اور ضعیف ہوں میرے دو قوی بیٹے ہیں، ان میں سے ایک یا دونوں کو میری جگہ لے لو۔ حجاج نے کہا خدا کی قسم چالیس سال ہو گئے ہیں تو نے اللہ عزوجل کی معصیت کی تھی

واللہ لانکلن بك وضربت عنقه: "خدا کی قسم میں تجھے عبرتناک سزا دوں گا اور اس کی گردن اڑا دی"

---

[۱] العواصم من القواصم حاشیہ صد ۱۲۳

[۲] طبری ج ۷ صد ۱۳۱ ، ایضاً صد ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) کمیل بن زیاد

یہ بدبخت بھی عمیر بن ضابی کے ساتھ کوفہ سے مدینہ طیبہ حضرت امامؓ کو قتل کرنے کا عزم لے کر آیا تھا[1]

امام ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ عمیر بن ضابی کو قتل کے بعد حجاج نے پوچھا کیا کوفہ میں اس کے سوا کوئی اور بھی ہے جس نے حضرت عثمانؓ پر حملہ کیا ہو؟ کہا ہاں کمیل ہے۔ حجاج نے اسے طلب کیا وہ بھاگ کر نخع چلا گیا۔ مگر جب دیکھا کہ اس کی پوری قوم کو جو دو ہزار نفوس پر مشتمل ہے موت کا خطرہ ہے تو وہ ملعون حجاج کے پاس چلا آیا۔ حجاج نے اس سے کہا کیا تو وہی ہے؟ جس نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس کے بعد حجاج نے ادہم بن المحرز سے کہا اس کو قتل کر دو[2]

(۱۳) جہجاہ الغفاری

اس بد

اس بدبخت نے جمعہ کے دن جبکہ حضرت امامؓ خطبہ دے رہے تھے آپ کے ہاتھ سے عصا نبوی چھین کر توڑ دیا تھا اور حضرت امامؓ کو منبر سے اتار دیا تھا جس گھٹنے پہ رکھ کر عصاء نبوی کو توڑا تھا اس پر جسم کو پھوڑا نکل آیا جس کا زخم ناسور بن گیا اور اس میں کیڑے پڑ گئے اسی بیماری سے واصل جہنم ہوا

---

[1] طبری ج ۳ صـ ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴) ایک لعین شقی کا واقعہ

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاری تاریخ میں حضرت محمد بن سیرینؒ سے روایت کرتے ہیں کہ طوافِ کعبہ کے دوران میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے حضرت عثمان رضؓ کے منہ پہ جبکہ نعش گھر میں چہار پائی پر پڑی تھی چپیت ماری تھی، اس کا وہ ہاتھ سوکھ گیا تھا۔ حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میں نے اس کا ہاتھ دیکھا اس بُری طرح سُوکھ گیا تھا (کا نّھا عود) گویا کہ لکڑی ہے۔

خلاصہ

قدرت نے اعدائے دین، اعدائے صحابہ رضؓ اور اعدائے امام عثمانؓ سے نہایت شدید انتقام لیا۔ سبائی پارٹی کے ایک ایک فرد کو عبرت ناک سزا دی۔ خود عبداللہ بن سبا اشقی الاشقیاء جس نے دین کی تخریب، تفریق بین المسلمین اور حضرت امام عثمانؓ کی خونریزی و خون آشامی کا یہ سارا پروگرام بنایا تھا نہایت بُری طرح آگ میں جل بھون کر واصل جہنم ہوا۔ اس کی پارٹی کا ایک ایک متبع اور حضرت امام رضؓ کا ایک ایک دشمن پاگل ہو کر ذلت کی موت مرا۔

(والحمد للہ علیٰ ذٰلک)

اللّٰھم صلِّ وسلِّم علیٰ محمدنِ النبی الاُمّی واٰلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہٖ وبارِک وسلِّم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خطبہ افتتاحیہ ۳
عبداللہ بن سبا یہودی ۴
سبائی تحریک کے نتائج ۴
دربار خلافت سے تحقیقاتی وفد کا تقرر ۷
صوبوں کے حکام کی طلبی ۸
مدینہ شریف میں حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کی تقریریں ۱۰
باغیانِ خلافت کی مدینہ میں آمد ۱۲
ایامِ محاصرہ کے حالات ۱۵
حضرت علی رضہ کی تقریر بر حضرت عثمان رضہ کی شان میں ۱۸
محاصرہ میں شدت ۱۹
حضرت عثمانؓ کا آب و دانہ بند کرنا ۲۱
حضرت عثمانؓ کی آخری تقریر ۲۲
رجوع بہ واقعہ شہادت ۲۵
حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ ۲۶
حضرت عبداللہ بن سلام رضہ کی تقریر ۲۷
حضرت کعب بن مالک رضہ کے اشعار حضرت عثمان کی شہادت پر ۳۰
مآثر، مناقب عثمان رضہ ۳۰
حفاظتِ قرآن ۳۱
اشتراکی تحریک کا خاتمہ ۳۲
مسجد نبویؐ کی توسیع ۳۳
بیر رومہ کی خریداری ۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی کی مقاماتِ عالیہ ۳۵
آپ رضی کی فیاضی اور سیر چشمی ۳۵
آپ رضی کی سادگی اخلاق و عادات ۳۷
آپ رضی کی تلاوت قرآن ۳۸
آپ رضی کی ازواج و اولاد ۳۸
حضرت عثمان رضی کے قاتلین کا عبرت ناک انجام اور
قدرت کا انتقام ۳۹
آپ رضی کے ایک ایک دشمن کا بُرا حشر ہوا ۴۰
عبداللہ بن سبا کا انجام ۴۱
محمد بن ابو حذیفہ کا حال ۴۱
محمد بن ابی بکر رضی کا حال ۴۳
مالک بن الحارث الاشتر لعن کا حال ۴۵
حکیم بن جبلہ کا حال ۴۶
امام مظلوم حضرت عثمان رضی پر ظلم کرنے پر کتوں کی موت مرے ۴۸
ذریح بن عباد و ابن المحرش ۴۹
حضرت امیر معاویہ رضی کا قصاص لینا ۴۹
کنانہ بن بشیر کا حال ۵۰
عمرو بن الحمق کا حال ۵۱
عبدالرحمٰن بن عدیس کا حال ۵۲
عمیر بن ضابی کا حال ۵۲
کمیل بن زیاد کا حال ۵۳
جہجاہ غفاری کا حال ۵۳
ایک لعین کا واقعہ ۵۴
خلاصہ ۵۴
فہرست مضامین ۵۵

مکتبۃ الرحمانیۃ
21516

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ